عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد:۴۰ | ۱۲تا۱۸ر جمادی الاول ۱۴۴۳ھ مطابق ۱۶تا۲۲ر دسمبر ۲۰۲۱ء | شمارہ:۴۷

تحفظ ختم نبوۃ کانفرنس صوابی

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.info
http://www.khatm-e-nubuwwat.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
Email: editorkn@yahoo.com

تحیۃ الوضو کس وقت پڑھیں؟

س:......تحیۃ الوضو کس وقت پڑھنا چاہئے؟ کیا اس کے لئے کوئی ممنوع وقت بھی ہے یا ہر وقت پڑھ سکتے ہیں؟

ج:...... پانچ اوقات ایسے ہیں کہ جن میں ہر نفل نماز پڑھنا منع ہے اور وہ یہ ہیں: (۱) فجر کا وقت داخل ہونے پر فرض پڑھنے سے پہلے نفل پڑھنا (علاوہ دوسنت موکدہ کے) اور فجر کے فرض ادا کرنے کے بعد سے سورج طلوع ہونے تک، (۲) عصر کے فرض ادا کرنے کے بعد سے سورج غروب ہونے تک، (۳) سورج کے طلوع ہوتے وقت، (۴) سورج کے غروب ہوتے وقت، (۵) عین زوال کے وقت۔ ان اوقات کے علاوہ جب چاہیں وضو کرنے کے بعد تحیۃ الوضو پڑھ سکتے ہیں۔

میموری کارڈ میں قرآن کریم محفوظ کرنا

س:......کیا کسی میموری کارڈ سے فلم، گانے بالکل ختم کروا کر اس میں قرآن کریم کی سورتیں بھروانا جائز ہے؟

ج:...... جی ہاں! میموری کارڈ وغیرہ میں قرآن کریم محفوظ کرنا درست ہے اور اس میں سے فلم، گانے اور فضولیات کو ختم کرنا ضروری ہے، کیونکہ یہ گناہوں اور فضول کام میں ملوث کرنے کا باعث ہیں۔

بے وضو قرآن کریم کو ہاتھ لگانا جائز نہیں

س:......کیا قرآن کریم کے کسی بھی ایک سپارے کو جو کہ ترجمہ والا ہو، بغیر وضو کے پڑھنا اور چھونا جائز ہے یا نہیں؟

ج:......وضو کے بغیر قرآن کریم کی تلاوت کرنا یا ترجمہ کے ساتھ پڑھنا تو جائز ہے خواہ دیکھ کر پڑھے یا بغیر دیکھے، زبانی ہی پڑھے، لیکن قرآن کریم کو بغیر وضو کے چھونا اور ہاتھ لگانا جائز نہیں۔ دستانے یا کسی کپڑے کے ذریعے یا قلم وغیرہ کے ذریعے قرآن کریم کو چھونا اور اس کے صفحات کو پلٹنا جائز ہے۔ قرآن کریم کے عربی الفاظ کو بلاوضو ہاتھ لگانا خواہ وہ ترجمہ والا ہی قرآن ہو یا کسی جگہ یا صفحہ پر صرف ایک آیت ہی درج ہو بالکل جائز نہیں۔ اس لئے تھوڑی زحمت کرکے وضو کرکے ہی تلاوت کی جائے اور ترجمہ پڑھا جائے تاکہ پورا اجر وثواب حاصل ہو۔

سرِ عام گناہ کے مرتکب کے ہاں ملازمت کرنا

س:......کوئی شخص ظاہری طور پر شراب پیتا ہو اور بینک میں سودی ملازمت کرتا ہو یا کوئی عورت شادی شدہ یا غیر شادی شدہ بُرائی کا کام کرتی ہو تو کیا ایسے لوگوں کے پاس کسی مرد یا عورت کا ملازمت کرنا جائز ہے؟

ج:......اگر ان مذکورہ افراد کی اکثر آمدنی حلال ہو اور حلال آمدنی سے ہی ملازم کو تنخواہ دیں تو ملازمت کرنا جائز ہے ورنہ نہیں۔ باقی ایسے لوگوں کے پاس ملازمت نہ ہی کریں تو بہتر ہے جو حلال وحرام کا خیال نہیں کرتے اور سرِ عام گناہوں میں مشغول ہوتے ہیں۔ کہیں ان کی ملازمت کی وجہ سے خود بھی گناہوں کے وبال میں نہ مبتلا ہو جائیں۔

واللہ اعلم بالصواب

ہفت روزہ

ختمِ نبوّۃ

مجلس

مجلسِ ادارت

صاحبزادہ مولانا عزیز احمد، علامہ احمد میاں حمادی،
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد

جلد: ۴۰ ۔ ۱۲ تا ۱۸؍جمادی الاول ۱۴۴۳ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲؍دسمبر ۲۰۲۱ء ۔ شمارہ: ۴۷

سرپرست

حضرت مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی مدظلہ

مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری

مدیراعلیٰ

مولانا عزیزالرحمٰن جالندھری

نائب مدیراعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

منظور احمد میؤ ایڈووکیٹ

سرکولیشن مینیجر

محمد انور رانا

تزئین وآرائش:

محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

توہین مذہب، توہین قرآن اور سانحہ سیالکوٹ	۴	محمد اعجاز مصطفیٰ
ریاست مدینہ... مثالی اسلامی، فلاحی مملکت	۷	مولانا عبدالوہاب شیرازی
موسم سرما: عبادت وریاضت کے شب وروز	۱۰	ڈاکٹر آسی خرم جہانگیری
خانقاہ سراجیہ میں ایک روز (۲)	۱۲	مولانا محمد اشفاق یونس
حضرت مولانا قاری محمد عثمان منصور پوریؒ	۱۶	مولانا عبدالرشید طلحہ نعمانی
تحفظ ختم نبوت کانفرنس، صوابی	۱۹	مولانا ڈاکٹر سعید الحق جدون
تحفظ ختم نبوت کانفرنس، خان پور	۲۲	عرفان احمد عمرانی
مبلغینِ ختم نبوت کا سہ ماہی اجلاس	۲۴	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
ایک قادیانی شبہ کا جواب	۲۶	〃 〃 〃 〃

بـیـاد

امیر شریعت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

حضرت مولانا سیّد انور حسین نفیس الحسینیؒ

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ

شہید ختم نبوت حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ

شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زرتعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۱۰۰ ڈالر یورپ، افریقہ: ۸۰ ڈالر، سعودی عرب،
متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۷۰ ڈالر
فی شمارہ ۱۵ روپے، ششماہی: ۳۵۰ روپے، سالانہ: ۷۰۰ روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019
AALMIMAJLISTAHAFFUZKHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018
Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیزالرحمٰن جالندھری ۔ مطبع: القادر پرنٹنگ پریس ۔ طابع: سیّد شاہد حسین ۔ مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

محمد اعجاز مصطفیٰ

توہینِ مذہب، توہینِ قرآن اور سانحۂ سیالکوٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

کیا وجہ ہے کہ ملک میں کچھ دن امن وامان سے گزرنے کے بعد یکدم توہین قرآن، توہین مذہب اور اللہ تعالیٰ کے نام کی توہین کے پے در پے واقعات رونما شروع ہوگئے، اور اس کے بعد سیالکوٹ میں ایک فیکٹری منیجر پریانتھا کمارا نامی جو سری لنکن تھا، اس کو فیکٹری ملازمین نے توہین مذہب کا الزام لگا کر قتل کردیا اور پھر اس کی لاش کو نذرِ آتش کردیا۔ ان لوگوں نے جس روش اور طریقہ کو اپنایا ہے ان کے اس بہیمانہ انداز نے پوری مسلم برادری کے سر شرم سے جھکا دیئے ہیں۔ تحقیق، ثبوت اور گواہی کے بغیر کسی انسان کو قتل کرنے کی نہ قرآن کریم نے اجازت دی اور نہ ہی پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ قرآن کریم تو میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ: ’’کسی بے گناہ انسان کا قتل ایسا ہے، جیسا اس نے تمام انسانوں کو قتل کردیا اور جس نے کسی کی جان بچائی تو یہ ایسا جیسے اس نے تمام انسانوں کی جان بچالی۔‘‘ (المائدہ:۲۵)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ’’خبردار! جس کسی نے کسی معاہد (اقلیت کا وہ فرد جو کسی مسلم مملکت میں رہتا ہو) پر ظلم کیا یا اس کا حق غصب کیا یا اس کی استطاعت سے زیادہ تکلیف دی یا اس کی مرضی کے بغیر اس سے کوئی چیز لی تو قیامت کے دن میں اس کی طرف سے (اس مسلمان کے خلاف) جھگڑوں گا۔‘‘ ایک اور مقام پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ’’جو مسلمان کسی غیر مسلم شہری کو ناحق قتل کرے گا، اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام کردے گا۔‘‘

اللہ تعالیٰ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان احکامات اور تعلیمات کی موجودگی میں کیا کسی کے لئے ایسے غیر انسانی کام کی کوئی گنجائش نکل سکتی ہے؟ کیا اسلام کے نظام عدل میں کسی ملزم کو اپنی صفائی کا موقع دیئے بغیر اور بلا تحقیق خود ہی مدعی، خود ہی شاہد اور خود ہی منصف بن کر سفاکی کا مظاہرہ کرکے سزا دینے کی گنجائش ہے؟ کیا مذہبی جذبات مجروح ہونے کے نام پر ایسے کسی انتقام کی آگ بجھانے کی گنجائش باقی رہ جاتی ہے؟

پریانتھا کمارا سری لنکن باشندہ تھا جو گزشتہ دس سال سے حصول رزق کے لئے پاکستان میں تھا، وہ جس فیکٹری میں منیجر تھا، اسی کے ملازمین نے ان کی جان لی۔ ڈنڈوں اور لاٹھیوں سے اسے مار مار کر قتل کیا، انتقام نے ایسا اندھا کیا کہ اس کے بعد اس کی لاش کو آگ لگادی۔ پھر اس کے ساتھ بعض ناہنجاروں نے سیلفیاں بھی بنائیں اور لاش سڑک پر بھی گھسیٹتے رہے، یہ درندگی کی انتہا نہیں ہے تو اور کیا ہے۔

کیا یہ واقعات کسی ملک دشمن عناصر کی کارروائی ہے یا ان واقعات کو آڑ بنا کر ہمارے ملک پاکستان کو دنیا بھر میں بدنام کرنے کی کسی سازش کا حصہ ہے۔ راقم الحروف کی رائے میں تو یوں آتا ہے کہ یہ ملک دشمنوں کی کارستانی ہے جو پاکستان میں موجود اپنے ایجنٹوں کے ذریعے یہ واقعات

تسلسل کے ساتھ کر رہے ہیں، تاکہ ملک، ملک کی مسلم عوام اور حکومت کو بدنام کر کے مزید اس پر پابندیاں لگوائی جائیں اور ساتھ ساتھ انسداد ناموس رسالت قانون کو غیر موثر اور ختم کرنے کی راہ ہموار کی جاسکے۔ حالانکہ توہین رسالت تو بہت اونچی بات ہے، اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی اور کئی ممالک نے تو کسی فرد، گروہ کی مذہبی، قومی یا نسلی مخالفت کو بھی خلاف قانون اور قابل سزا جرم قرار دیا ہے، جیسا کہ درج ذیل خبر میں ہے:

’’اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے 16/دسمبر 1966ء کو ایک قرارداد (ICCPR) پاس کی تھی، جس میں تمام رکن ممالک کو پابند بنایا گیا ہے کہ کوئی بھی ایسی تقریر یا تحریر جو کسی بھی فرد یا گروہ کی مذہبی، قومی یا نسلی مخالفت یا دل آزاری کا سبب بنے تو اس ملک کا فرض ہے کہ اس کو روکے اور اس کے خلاف قانون سازی کرے۔ Belgium میں باقاعدہ "Holocaust Denial Law (1995)" ہے، جس کے مطابق کسی کو یہ رائے دینے کی اجازت نہیں ہے کہ ہالوکاسٹ نہیں ہوا تھا اور اس بارے میں سوال یا تحقیق کرنے کی سزا قید اور جرمانہ ہے۔ بھارت کے آئین کے آرٹیکل (2)19 کے تحت کوئی بھی ایسی تحریر یا تقریر جو اخلاق یا مذہب کے خلاف ہو، عوام میں بے چینی پھیلانے، یا کسی کی ہتک کا باعث بنتی ہو تو اس پر پابندی ہے۔ اسی طرح انگلینڈ، کینیڈا، فرانس، جاپان، ہالینڈ، ناروے سمیت دنیا کے اکثر ممالک میں یہ قانون موجود ہے کہ کسی گروہ، نسل یا مذہب کی تضحیک یا دل آزاری پر مبنی "Hatespeach" نہیں کی جاسکتی، لیکن جب بات ہمارے پاکستان یا ہماری قومی اور مذہبی شخصیات اور رسومات کی ہو تو ان تمام ممالک کی حکومتوں (اور ان کے لئے کام کرنے والے ’’پاکستانی لبرلز‘‘) کو اپنے ممالک کے یہ قوانین بھول جاتے ہیں اور ان کی زبانیں اسلام اور پاکستان کے خلاف زہر اگلنے لگتی ہیں، حالانکہ اقوام متحدہ کا ’’ہیومن رائٹس کمیشن‘‘ ہر ایک کو معقول آزادیٔ رائے دینے کے ساتھ ساتھ کسی کی دل آزاری کرنے والی نفرت انگیز تقریر اور تحریر پر پابندی کی بات بھی کرتا ہے۔‘‘ (بحوالہ جنرل ڈرافٹ نمبر ۳۴)

اب لیجئے ان واقعات کی خبروں کو بھی ملاحظہ فرمائیے:

۱:.... پشاور (مانیٹرنگ ڈیسک) چارسدہ کے علاقے تنگی میں مبینہ طور پر قرآن پاک کی بے حرمتی کے واقعے کے بعد پر تشدد مظاہرے ہوئے ہیں۔ بی بی سی کے مطابق مشتعل مظاہرین نے مقامی پولیس اسٹیشن پر دھاوا بول کر تھانے کو شدید نقصان پہنچایا۔ حکام کا کہنا ہے کہ علاقے میں یہ بات گردش کر رہی تھی کہ کسی شخص نے قرآن پاک کی توہین کی ہے۔ اس پر پولیس نے ایف آئی آر درج کرتے ہوئے مذکورہ شخص کو گرفتار کر کے تفتیش شروع کر دی۔ لوگوں کو جب گرفتاری کی اطلاع ملی تو وہ تھانے پہنچنا شروع ہو گئے اور مطالبہ کیا کہ مذکورہ شخص کو ان کے حوالے کیا جائے۔ ایک عینی شاہد کے مطابق لوگوں نے پہلے نعرے بازی کی اور پھر اچانک ہجوم مشتعل ہو گیا اور تھانے کی عمارت کو نذرِ آتش کر دیا۔ ایک اور عینی شاہد کے مطابق تھانے میں موجود پولیس اہلکار کافی دیر تک مقابلہ کرنے کی کوشش کرتے رہے، مگر سڑک بند ہونے کی وجہ سے مدد نہیں پہنچ رہی تھی جبکہ مشتعل افراد کی تعداد بڑھتی ہی جا رہی تھی۔ اس پر انہوں نے ملزم کے ہمراہ تھانہ چھوڑ دیا۔ مظاہرین آخری اطلاعات تک سوات پشاور روڈ پر جمع رہے۔ (روزنامہ امت کراچی، ۲۹/نومبر ۲۰۲۱ء)

۲:.... کراچی (اسٹاف رپورٹر) ملیر قائد آباد میں باری تعالیٰ کی شان عظمت کی گستاخی میں ملوث ملعون کی عدم گرفتاری کے باعث گستاخ نے ایک بار پھر سے داؤد چورنگی ریلوے پل اور کپڑا مارکیٹ کے اطراف دوبارہ گستاخانہ جملے تحریر کر دیئے، جس کی وجہ سے مذہبی

جماعتوں سمیت قائدآباد کے تاجروں اور علاقہ مکینوں میں اشتعال پھیل گیا اور مین قائدآباد چوک پر مظاہرے کے دوران ملعون کی گرفتاری کے لئے ملیر پولیس کو تین روزہ الٹی میٹم دے دیا۔ مظاہرے کے دوران نیشنل ہائی وے سمیت اطراف کی سڑکوں پر گاڑیوں کی لمبی قطاریں لگ گئیں۔ تفصیلات کے مطابق ضلع ملیر کے تھانے شاہ لطیف ٹاؤن کی حدود لانڈھی ریلوے پل کے اوپر اور نیچے قائم کپڑا مارکیٹ کے اطراف اور بجلی کے پولوں پر نامعلوم ملعون نے ایک بار پھر سے باری تعالیٰ کی شان اقدس میں کفریہ جملے تحریر کردیئے ...... مذہبی جماعتوں کے اکابرین نے مظاہرے میں شریک شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ۲۵؍نومبر کو ایس ایچ او ممتاز خان مروت کی مدعیت میں ملعون کے خلاف مقدمہ الزام نمبر 1851/2021 درج کیا گیا تھا، ایک ہفتہ گزرنے کے باوجود باری تعالیٰ کی شان میں گستاخی کرنے میں ملوث ملعون کو گرفتار نہیں کیا گیا، جس کی وجہ سے ملعون نے ایک بار پھر سے ملیر مین قائدآباد کے قریب ریلوے لائن کے پل پر گستاخانہ تحریر سے ملیر کے لاکھوں مسلمانوں کے جذبات مجروح کئے ہیں۔ مظاہرے کے دوران اکابرین کا کہنا تھا کہ مقدمہ کے اندراج کے بعد قانون نافذ کرنے والے ادارے ملعون کو بروقت گرفتار کرلیتے تو لاکھوں، کروڑوں مسلمانوں کی دل آزاری نہ ہوتی۔ ۸روز گزر چکے ہیں کیس میں کوئی اہم پیش رفت سامنے نہیں آسکی...... (روزنامہ امت کراچی، ۳؍دسمبر ۲۰۲۱ء)

روزنامہ ایکسپریس کراچی کے مشہور صحافی جناب اشفاق اللہ جان ڈاگیوال پوری مسلم قوم کی ترجمانی کرتے ہوئے ۲۷؍ربیع الثانی ۱۴۴۳ھ مطابق ۳؍دسمبر ۲۰۲۱ء بروز جمعہ کے کالم میں لکھتے ہیں:

”میں حیران ہوں کہ آخر کیوں کلمہ طیبہ کے نام پر بنے پاکستان میں روز کوئی نہ کوئی بدبخت و ملعون توہین رسالت، توہین صحابہ کرام، توہین شعائر اللہ اور توہین کلام اللہ کا ارتکاب کرتا ہے اور آخر کیوں ایسی ناپاک جسارتوں کے مرتکب ملعون سخت قوانین ہونے کے باوجود سزاؤں سے بچ جاتے ہیں، آج تک کسی ایک کو سزا نہیں ملی؟ یہ سوال پاکستان بننے کے بعد سے لے کر آج تک توہین کے ہر واقعے کے بعد پاکستانی مسلمانوں کو ذہنی طور پر مضطرب کرتا ہے۔ اس معاملے سے ریاست کی (بلاتفریق حکمرانِ وقت) مسلسل لاتعلقی و چشم پوشی نے پاکستانیوں کو انتہائی پُرتشدد اور المناک رویہ اپنانے پر مجبور کردیا ہے کہ جہاں، جو اور جب بھی توہین کا مرتکب ملے خود عدالت بنیں اور قانون بن جاؤ، اور جس سے بعض اوقات مزید اذیت ناک حادثات جنم لیتے ہیں......“

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سانحہ سیالکوٹ کی پُرزور مذمت کرتی ہے اور حکومت وقت سے مطالبہ کرتی ہے کہ صرف ان مہروں کو ہی نہیں جو سانحہ سیالکوٹ میں اس سری لنکن مہمان کے قتل اور اس کے ساتھ ظالمانہ اور وحشیانہ فعل کے مرتکب ہوئے ہیں بلکہ بڑی باریک بینی سے تحقیق اور تفتیش کرکے ان کرداروں کو بھی منظر عام پر لایا جائے جو اس واقعہ کی مذموم منصوبہ بندی میں ملوث ہیں۔ مزید ہم یہ واضح کردینا چاہتے ہیں کہ میڈیا میں جس طرح ایک سوال بار بار اٹھایا جارہا ہے کہ جو بھی آدمی توہین رسالت کا مقدمہ دائر کرائے۔ اگر وہ توہین رسالت ثابت نہ کرسکے تو اس کو وہ سزا دی جائے جو توہین رسالت کے مرتکب کی ہے۔ یہ درحقیقت حکومتی سطح پر توہین رسالت کا مقدمہ درج کرانے کی راہ روکنا ہے، جو کسی بھی اعتبار سے درست نہیں۔ اس لئے کہ کسی بھی مقدمہ میں ایسا نہیں ہوتا حتیٰ کہ قتل جیسے مقدمہ میں بھی نہیں ہوتا کہ اگر کوئی اس استغاثہ کو ثابت نہ کرسکے تو اس کو وہ سزا دی جائے جو قتل کی سزا ہے، تو پھر اس توہین رسالت کے ساتھ ایسی قدغن اور شرط کیوں؟ اس کا اختصاص بجائے خود چغلی کھا رہا ہے کہ حکومت ان مقدمات کے روکنے کی راہ تلاش کررہی ہے، اور اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ حکومت کے ان مقدمات کو مشکل بنانے اور ان کے فیصلوں میں لیت و لعل سے کام لینے کی بنا پر یہ واقعات ہوتے ہیں۔ لہٰذا حکومت کو چاہئے کہ کوئی ایسا اقدام نہ کرے، جس کا الزام اس کے اوپر آئے۔ ان ارید الا الاصلاح ما استطعت وما توفیقی الا باللّٰہ علیہ توکلت والیہ انیب۔ وصلی اللّٰہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

رسول اکرم ﷺ کی قائم کردہ

"ریاستِ مدینہ"

مثالی اسلامی، فلاحی مملکت کا روشن نمونہ

مولانا عبدالوہاب شیرازی

آج ایک عام مسلمان کے ذہن میں یہ سوال اُبھرتا ہے کہ ریاستِ مدینہ کیا ہے؟ اتنی بات تو ہر مسلمان جانتا ہے کہ ریاستِ مدینہ سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قائم کردہ وہ حکومت تھی جو مدینہ میں قائم ہوئی اور پھر پھیلتی چلی گئی، جسے خلافتِ راشدہ بھی کہا جاتا ہے، لیکن اس ریاستِ مدینہ میں کیا کیا خوبیاں تھیں، اسے بہت کم لوگ جانتے ہیں۔ آپ اکثر سیرت کے جلسوں اور مختلف بیانات میں قرآن پاک کی یہ آیتِ کریمہ سنتے ہوں گے:

"لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ" (الأحزاب:۲۱)

ترجمہ: "تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔"

جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات پاک تمام انسانوں کے لئے روشن نمونہ ہے، بالکل اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ریاست تمام دنیا کی ریاستوں کے لئے مثالی نمونہ ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب نبوت ملی تو آپ نے سب سے پہلا کام لوگوں کے عقائد ونظریات کی درستی کا کیا، اور عرب کے اس جاہل معاشرے میں نظریۂ توحید کی داغ بیل ڈالی۔ عرب کے اس معاشرے میں لوگوں کے مختلف عقائد تھے، کوئی ایک خدا مانتا تھا تو کوئی تین، کوئی لاکھوں خدا مانتا تھا تو کوئی بالکل بھی نہیں۔ لوگ اپنا خدا اپنے ہاتھوں سے بناتے اور پھر اس کے سامنے جھک جاتے۔ درباروں، مندروں اور آستانوں پر چڑھاوے دیئے جاتے جس سے انہیں ہر گناہ کرنے کی آزادی مل جاتی، لیکن ریاستِ مدینہ کے بانی نے سب سے پہلے عقیدہ کا نعرہ بلند کیا، کیونکہ عقیدہ ہی وہ پہلا پتھر ہے جو درست ہوجائے تو زندگی کا دھارا بدل جاتا ہے۔

ایک شخص نہ کسی خدا کو مانتا ہو اور نہ کسی حساب کتاب کو، تو پھر وہ اپنے پیٹ کا پجاری ہوتا ہے، اس کی ساری تگ ودو، ہر محنت کوشش کا محور اپنا پیٹ، اپنے بچے، اور اپنا گھر ہوتا ہے، نہ اُسے حلال وحرام کی تمیز ہوگی اور نہ صحیح اور غلط کی۔ لیکن اگر اس کا عقیدہ بدل دیا جائے، تو صرف عقیدے کے بدلنے سے اس کی زندگی میں اتنی بڑی تبدیلی آجائے گی کہ وہ کوئی بھی کام کرنے سے پہلے سوچے گا کہ آیا یہ درست ہے یا غلط؟! حرام ہے یا حلال؟! نہ اس کی نگرانی کی ضرورت ہوگی اور نہ ڈنڈے کی۔ لہٰذا آج بھی اگر کوئی ریاستِ مدینہ قائم کرنا چاہتا ہے تو اسے ریاست کے باسیوں کے عقائد اور نظریات کو درست کرنے کی فکر کرنی ہوگی، اور لوگوں کو ایک اللہ کا بندہ اور آخرت میں حساب وکتاب اور جواب دہ ہونے کا احساس دلانا ہوگا۔

اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کا یہ وصف بیان کیا ہے کہ اگر ہم انہیں حکمرانی عطا کریں تو یہ پوری پابندی سے نماز قائم کریں، زکوٰۃ دیں اور نیکیوں کا حکم کریں اور برائیوں سے منع کریں۔ (سورۃ الحج: ۱۴) اس ایک آیتِ کریمہ میں حکمرانی کرنے کا پورا طریقہ بتادیا گیا ہے۔

چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ ریاستِ مدینہ میں سب سے پہلا کام یہی کیا گیا۔ ریاست کا آغاز ہی مسجد نبوی کی تعمیر سے ہوا، جس سے پتا چلتا ہے کہ ریاستِ مدینہ کی پہلی ترجیح مساجد کی تعمیر تھی، نہ کہ مساجد ڈھانا۔ پھر صرف تعمیر پر اکتفا نہیں کیا گیا، بلکہ مسجد کو اس کا حقیقی مقام بھی دیا گیا۔

امورِ مملکت کے اہم فیصلے مسجد میں ہوا کرتے تھے، ریاستِ مدینہ کی مقننہ مسجد میں ہی تھی، ریاستِ مدینہ کا مرکز بھی مسجد تھا، ریاستِ مدینہ کی اعلیٰ عدالت بھی مسجد میں ہی تھی۔ غرض ریاستِ مدینہ کے تمام امور مسجد میں طے ہوتے

تھے، ریاستِ مدینہ کے لشکر فوجی ہوں یا سفارتی سب مسجد سے روانہ ہوتے اور خاص طور پر خارجہ امور اور باقی ممالک کے سفارتی وفود سے مذاکرات اور ملاقاتیں مسجد میں ہی ہوتی تھیں۔ ریاستِ مدینہ نے اپنی نیشنل یونیورسٹی کا درجہ بھی مسجد کو ہی دیا ہوا تھا۔

سورۂ حج کی آیت کریمہ کی روشنی میں ریاستِ مدینہ میں نظامِ صلوٰۃ اور نظامِ زکوٰۃ اس نہج پر قائم کیا گیا تھا کہ کسی کو اس بات کی جرأت و ہمت نہیں ہوتی تھی کہ وہ نماز یا زکوۃ چھوڑ سکے، چنانچہ عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کوئی اس بات کی ہمت نہیں کرسکتا تھا کہ وہ نماز اپنے گھر میں پڑھے، تمام لوگ جماعت کے ساتھ نماز پڑھتے تھے۔ جو بیمار ہوتا، اسے بھی دو آدمیوں کے سہارے لاکر مسجد کی صف میں بٹھادیا جاتا تھا۔

دوسری طرف ایک غلط فہمی کی وجہ سے ایک قبیلے کے بارے میں پتا چلا کہ انہوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کردیا ہے تو اس کے خلاف لشکر کشی کی تیاری شروع ہوچکی تھی، جبکہ حضرت صدیق اکبرؓ کے دور میں ریاستِ مدینہ نے مانعینِ زکوٰۃ کے بارے جو پالیسی اختیار کی وہ سب کے سامنے ہے۔

قرآن حکیم کی سورۂ اعراف میں اللہ تعالیٰ نے ریاستِ مدینہ کے بانی، شاہِ عرب، ہادیِ اعظم، سرورِ کونین، نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ وصف بیان کیا ہے:

”اور ان پر سے وہ بوجھ اتارتا ہے جو اُن پر لدے ہوئے تھے اور وہ بندشیں کھولتا ہے جن میں وہ جکڑے ہوئے تھے۔“

(سورۃ الاعراف: ۱۵۷)

عرب کے اس معاشرے میں جو جاہلیت کے بوجھوں تلے دبا ہوا تھا اور طرح طرح کی خود ساختہ بندشوں میں جکڑا ہوا تھا، ریاستِ مدینہ نے ان تمام بوجھوں کو اتارا، اور تمام بندشوں کو کھول کر لوگوں کو آزاد کیا۔ طرح طرح کی من گھڑت رسومات اور رواج، جن کے نہ سر تھے نہ پاؤں، ریاستِ مدینہ نے سب کو ختم کر کے لوگوں کے بوجھ ہلکے کئے۔ لوگوں کو بتایا کہ کیا حلال ہے اور کیا حرام؟ کیا صحیح ہے اور کیا غلط؟ ان غلط رسومات کے خاتمے کے ساتھ ساتھ اصل اور صحیح رسومات کا اجرا بھی کیا۔

رسومات خوشی کے مواقع کی ہوں یا غمی کے مواقع کی، ان کا صحیح طریقہ بتایا، اور بدعات و خرافات کا مکمل صفایا کیا، لہٰذا آج بھی اگر کوئی ریاستِ مدینہ کی طرز پر ریاست بنانا چاہے تو اسے لوگوں کو ان بوجھوں سے ہلکا اور ان بندشوں سے آزاد کرنا ہوگا جن میں لوگ جکڑے جا چکے ہیں اور نکلنے کی کوئی راہ نہیں پاتے۔ جہیز، مہندی، اور لڑکی کے گھر کھانے کی رسومات وہ ناسور ہیں جنہوں نے ہمارے معاشرے کو تباہ کر کے رکھ دیا ہے۔ اسی طرح فوتگی اور اس کے بعد کی رسومات کا معاملہ ہے، گویا شادی کی رسومات نے لوگوں کی دنیا اور فوتگی کی رسومات نے لوگوں کی آخرت خراب کر کے رکھ دی ہے۔

ریاستِ مدینہ نے اپنے معاشرے کو جدید خطوط پر استوار کیا، اور جاہلیت کا وہ سارا گند صاف کیا جس نے عرب معاشرے کو گھیرا ہوا تھا۔ ریاستِ مدینہ نے عدل وقسط پر مبنی معاشرہ کھڑا کیا، جس میں قانونی مساوات کو رائج کیا۔ قانون سب کے لئے ایک تھا، امیر غریب کا کوئی فرق نہیں تھا۔

قبیلہ بنو مخزوم کی فاطمہ نامی عورت جب چوری کے جرم میں گرفتار ہوئی اور اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا گیا تو اس کے قبیلے والے ہر قسم کی سفارشیں، رشوتیں دینے کے لئے تیار ہو گئے کہ کسی طرح اس بااثر عورت کو قانون کے ہاتھوں سے چھڑا دیا جائے، لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میری بیٹی فاطمہ بھی ہوتی تو میں اس کے ہاتھ بھی کاٹ دیتا۔ حضرت علیؓ عدالت کے طلب کرنے پر عدالت میں پیش ہوئے اور حضرت عمرؓ نے مصر کے گورنر کے بیٹے کو سرعام کوڑے مارے اور یہ ثابت کیا کہ ریاستِ مدینہ میں قانون سب کے لئے برابر ہے۔ معاشرے کی تعمیر و ترقی کے لئے یہ بات نہایت ضروری ہے کہ قانون کی بالادستی ہو اور قانون میں امیر غریب، چھوٹے بڑے طبقے کا فرق مٹا دیا جائے۔

ریاستِ مدینہ نے معاشرے کی سطح پر دوسرا بڑا کارنامہ فحاشی اور عریانی کو مٹانے کے حوالے سے کیا اور لوگوں میں پردے کا نظام رائج کیا۔ محرم اور غیر محرم کا فرق لوگوں کے ذہن میں بٹھایا۔

ریاستِ مدینہ نے معاشرے کی سطح پر تیسرا بڑا کارنامہ خواتین کے حقوق بالخصوص شادی میں زبردستی، وراثت سے محروم رکھنا، یتیم کا مال ہڑپ کرنا اور عورتوں کے حقِ ملکیت کو ثابت کرنے کے حوالے سے سرانجام دیا اور لوگوں کو بتایا: عورت مال نہیں، انسان ہے، اور حقِ ملکیت بھی رکھتی ہے۔ کوئی کسی عورت سے زبردستی شادی نہیں کرسکتا، کوئی عورت کے حقِ وراثت کو دبا نہیں سکتا۔ مرد و عورت دونوں کے حقوق ہیں، البتہ دائرہ کار علیحدہ علیحدہ ہے۔

ایک وقت وہ تھا جب لوگوں نے بھوک کی

شدت کم کرنے کے لئے پیٹ پر پتھر باندھے ہوتے تھے، اور پھر چند سال بعد ایسا دور بھی آیا کہ ریاستِ مدینہ میں زکوٰۃ دینے والے تو تھے، لیکن زکوٰۃ لینے والا کوئی نہیں ملتا تھا۔ یہ سب کچھ ریاستِ مدینہ کی ان شاندار پالیسیوں کے نتیجے میں ممکن ہوا جو اس ریاست نے اختیار کیں۔ ان میں سب سے اہم چیز سود پر مکمل پابندی تھی، جس کی وجہ سے غریب کو سر اٹھانے کا موقع ملا اور امیر کے منہ میں لگام ڈال دی گئی۔ یہی وہ بنیادی پتھر تھا جسے اٹھانے کے ساتھ ہی ریاست کی معیشت ترقی کرنا شروع ہوئی۔

ریاست مدینہ نے ارتکازِ دولت پر بھی پابندی لگادی اور ایسی ایسی پالیسیاں جاری کیں کہ دولت چند ہاتھوں تک سمٹ کر نہ رہ جائے، بلکہ دولت ہر وقت حرکت میں رہے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے سود حرام اور زکوٰۃ فرض قرار دی گئی، یعنی ناجائز طریقے سے کوئی دولت اکٹھی نہیں کرسکتا، اور جائز طریقے سے اکٹھی کی گئی دولت بھی ایک حد کے بعد ایک خاص مقدارِ زکوٰۃ کی صورت لٹادی جائے گی۔

اس کے علاوہ ریاستِ مدینہ نے امیروں پر زکوٰۃ تو فرض کی، لیکن غریبوں پر کسی قسم کا کوئی ٹیکس نہیں لگایا۔ آج ہماری ریاست امیروں کو تو طرح طرح کی چھوٹ دیتی ہے، لیکن غریب سے ایک سوئی سے لے کر کھانے پینے کی بنیادی چیزوں یہاں تک کہ بچے کی تعلیم کے لئے خریدے گئے بال پن اور بسترِ مرگ پر لیٹے بیمار کی گولی تک ہر چیز پر ٹیکس وصول کرتی ہے۔ کئی چیزیں تو ایسی ہیں کہ جتنی ان کی اصل قیمت ہے، اس کے قریب قریب ہی اس پر ٹیکس لگادیا گیا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ کوئی بھی دلجمعی، خلوص اور محنت سے کام نہیں کرتا بلکہ لوٹ مار، دھوکا، فراڈ، اور غلط ذرائع سے دولت جمع کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

ریاستِ مدینہ شہریوں کو لوٹنے کے بجائے ان کی کفالت کرتی تھی۔ ریاستِ مدینہ شہریوں کی خوراک، صحت اور تعلیم کا خاص خیال رکھتی تھی۔

اس بے مثال ریاست کی سیاست کے دو بنیادی نکتے تھے: ایک یہ کہ مقتدرِ اعلیٰ اور حاکمیتِ اعلیٰ اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات ہے۔ دوم یہ کہ دعوتِ حق کا فروغ کیا جانا چاہیے، چنانچہ ریاستِ مدینہ کی ساری سیاست اسی نکتے کے گرد گھومتی تھی۔ کوئی لشکر روانہ کرنا ہو یا مذاکرات، خارجہ پالیسی ہو یا عسکری پالیسی، ان ہی دونکتوں کو مدنظر رکھ کر بنائی جاتی تھی، چنانچہ ایک وقت وہ تھا کہ ریاستِ مدینہ کے بانی کو غار میں پناہ لینا پڑی، اپنا گھر بار چھوڑنا پڑا، لیکن چند سال بعد وہ وقت آیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت کی سپر پاور روم و ایران کے بادشاہوں کو اسلام میں داخل ہونے کے خطوط لکھے اور دعوتِ حق کے فروغ کو عرب سے نکل کر عجم میں پھیلانا شروع کردیا۔ دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حکمرانوں کو بھی اور ہم سب کو ریاستِ مدینہ کی طرز پر پاکستان کی ریاست کو ڈھالنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

☆☆.................☆☆

تین روزہ تحفظ ختم نبوت کورس

نارتھ کراچی (شاکراللہ خیسوری) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مدرسہ جامعہ عربیہ احسن الدراسات میں مفتی حمید احسن کی نگرانی میں تین روزہ تحفظ ختم نبوت کورس منعقد کیا گیا۔ جس میں جامعہ کے طلبہ اور عوام الناس نے بھرپور دلچسپی لی۔ کورس میں درج ذیل عنوانات پر اسباق پڑھائے گئے: (۱) عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت قرآن وحدیث کی روشنی میں، (۲) قادیانی اور دوسرے کافروں میں فرق، (۳) مرزا قادیانی کا تعارف وکردار، (۴) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رفع ونزول قرآن و حدیث کی روشنی میں۔ آخری دن مولانا عبدالحئی مطمئن مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کا بیان ہوا، انہوں نے شرکائے کورس سے قادیانی مصنوعات کے بائیکاٹ کی اپیل کی۔ مولانا کی پُرسوز دعا پر یہ کورس اختتام پذیر ہوا۔ اسی طرح جامع مسجد حافظ محلّہ کامل بادشاہ لاسی گوٹھ میں مولانا صالح اللہ صاحب کی نگرانی میں تین روزہ تحفظ ختم نبوت کورس منعقد کیا گیا، پہلے دن راقم الحروف نے ''عقیدۂ ختم نبوت قرآن وحدیث کی روشنی میں'' کے عنوان پر درس دیا۔ دوسرے دن مولانا عبدالحئی مطمئن نے ''قادیانی اور دوسرے کافروں میں فرق اور حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کی تشریف آوری'' سے متعلق پُراثر درس دیا۔ مفتی عمران نذیر صاحب نے ''حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام کا رفع ونزول قرآن وسنت کی روشنی میں'' کے عنوان پر مدلل درس دیا۔ کورس کے اختتام پر تمام شرکائے مجلس کو ختم نبوت کا لٹریچر فری تقسیم کیا گیا۔ الحمدللہ! عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع وسطی کے مسؤل حافظ سیّد عرفان علی شاہ، مولانا اصلاح اللہ، مولانا عبدالرشید اور دیگر احباب کورس کی کامیابی کے لئے خوب دلجمعی کے ساتھ کوشش کرتے رہے۔ اللہ رب العزت تمام احباب کی جملہ کوشش کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت سے نوازے، آمین۔

موسمِ سرما

اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کے لئے عبادت وریاضت کے شب وروز!

ڈاکٹر آسی خرم جہانگیری

اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے چار موسم بنائے ہیں' بہار' گرمی' خزاں اور سردی۔ بہار میں کائنات کھل اٹھتی ہے' نئی کونپلیں پھوٹتی ہیں' پھول نکلتے ہیں اور پھل لگتے ہیں' گرمی آتی ہے تو فصلیں پکتی ہیں' پھلوں میں رس پڑتا ہے' فصلیں کٹنے کے لئے تیار ہوتی ہیں اور درختوں کے پتے ہوا اور سایہ دیتے ہیں' خزاں کے موسم میں ہر چیز مرجھا جاتی ہے' گھاس سوکھ جاتی ہے' پتے گر جاتے ہیں' شاخیں جھک جاتی ہیں' پھول غائب ہو جاتے ہیں' پانی کم ہو جاتا ہے اور چوتھا موسم سردی کا ہوتا ہے' سردی کے موسم میں پالے پڑتے ہیں' کہر ازمین کو ڈھانپ لیتا ہے اور برف زندگی کو منجمد کر دیتی ہے۔

سردی ہو یا گرمی! ہر موسم عبادت کا موسم ہے، لیکن سردیوں میں کم وقت میں زیادہ ثواب کمانا نسبتاً آسان ہے۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے: موسمِ سرما مومن کا موسمِ بہار ہے کہ اِس میں دن چھوٹے ہوتے ہیں تو مومن ان میں روزہ رکھتے ہیں اور اس کی راتیں لمبی ہوتی ہیں تو وہ ان میں قیام کرتے (یعنی نوافل وغیرہ پڑھتے) ہیں۔ (شعب الایمان)

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سردی کا موسم مومن کے لئے موسم بہار ہے، اس کے دن چھوٹے ہوتے ہیں، جن میں وہ روزے رکھ لیتا ہے اور اس کی راتیں لمبی ہوتی ہیں، جن میں وہ قیام کر لیتا ہے۔ (السنن الکبریٰ للبیہقی)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سردیوں کے روزے رکھنا مفت میں اجر کمانا ہے۔ (طبرانی)

ہمارے بزرگانِ دین موسم سرما کی آمد پر خوش ہوتے اور اِسے عبادت میں اِضافے کا موسم قرار دیتے، جیسا کہ حضرتِ سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ موسمِ سرما کی آمد پر فرماتے: سردی کو خوش آمدید، اِس میں اللہ تعالیٰ کی رَحمتیں نازل ہوتی ہیں کہ شب بیداری کرنے والے کے لئے اِس کی راتیں لمبی اور روزے دار کے لئے دن چھوٹا ہوتا ہے۔ (فردوس الاخبار، ج:2)

حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں چاہئے کہ رات کو قیام (بطور خاص تہجد ادا) کرو۔ اس لئے کہ تم سے پہلے نیک بندوں کی عادت بھی یہی تھی، یہ تمہارا اپنے رب سے قربت حاصل کرنے کا ذریعہ ہے، یہ عمل تمہاری برائیوں کو مٹانے والا اور تمہیں گناہوں سے بچانے والا ہے۔

(جامع ترمذی، باب فی دعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

حضرت علی مرتضیٰؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں ایسے شفاف کمرے ہیں کہ جن کے اندر کی طرف سے باہر کا سب کچھ نظر آتا ہے اور باہر کی طرف سے اندر کا سب کچھ نظر آتا ہے۔ ایک دیہاتی کھڑا ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ کن کے لئے ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لئے تیار فرمائے ہیں جو نرم انداز میں گفتگو کرتے ہیں، غریبوں کو کھانا کھلاتے ہیں، اکثر روزے رکھتے ہیں اور راتوں کو اٹھ کر نمازیں (تہجد) پڑھتے ہیں، جب کہ لوگ سو رہے ہوتے ہیں۔

(جامع الترمذی، باب ماجاء فی صفۃ غرف الجنۃ)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرتا ہے جو آدھی رات کو اٹھتا ہے اور تہجد کی نماز پڑھتا ہے اور اپنی بیوی کو بھی جگاتا ہے اور وہ بھی نماز پڑھتی ہے اور اگر وہ انکار کرے تو وہ اس کے چہرے پر (پیار سے) پانی کے چھینٹے مارتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس خاتون پر بھی نظر کرم فرماتا ہے جو رات کو اٹھ کر تہجد پڑھتی ہے اور اپنے خاوند کو بھی تہجد کے لئے جگاتی ہے اور اگر وہ انکار کرے تو وہ عورت (پیار سے) اپنے خاوند کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارتی ہے۔

(سنن ابوداؤد، باب قیام اللیل)

اللہ تعالیٰ کے نیک بندے سردیوں کی

راتوں میں عبادت کو محبوب جانتے تھے۔ حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا: سردی کا موسم عبادت گزاروں کے لئے غنیمت ہے۔

(موسوعۃ لابن ابی الدنیا، ج:1)

حضرت صفوان بن سلیمؒ گرمیوں میں گھر کے اندر اور سردیوں میں چھت پر نماز پڑھتے، تاکہ نیند نہ آئے۔ (حلیۃ الاولیاء، ج:3)

حضرت سیدنا عبید بن عمیرؒ موسم سرما کی آمد پر فرماتے: اے اہلِ قرآن! تمہاری قرأت کے لئے راتیں لمبی ہوگئی ہیں تو تم اِن میں قیام کرو، اور تمہارے روزوں کے لئے دن چھوٹے ہو گئے ہیں تو تم اِن میں روزے رکھو۔

(احادیث الشتائیۃ للسیوطی، ص:97)

حضرت ابوعبداللہ محمد بن مفلحؒ فرماتے ہیں: سردی کے موسم میں رات کے اوّل حصّے اور گرمیوں میں دن کے اِبتدائی حصّے میں ختمِ قرآن مسنون ہے۔ (الآداب الشریعۃ لابن مفلح، ص:688)

سردیوں میں دن چھوٹے اور موسم ٹھنڈا ہونے کی وجہ سے بھوک اور پیاس کا اِحساس کم ہوتا ہے، لہٰذا اِس موسم میں روزے کا ثواب کمانا آسان ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سردی کے روزے ٹھنڈی غنیمت ہیں۔

(ترمذی، ج:2، ص:210)

سردی کی وجہ سے نماز میں سستی مت کیجئے، بلکہ سردی کی مشقت پر صبر کرکے اَفضَلُ الْاَعمَالِ اَحمَزُھَا (یعنی افضل ترین عمل وہ ہے جس میں مشقت زیادہ ہو) کا اجر پایئے۔

(تفسیرِ کبیر، ج:1، ص:431)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے سخت سردی میں کامل وضو کیا، اس کے لئے ثواب کے دو حصے ہیں۔

(مجمع الزوائد، ج:1، ص:542)

یہ بات واضح ہوتی ہے کہ سردیوں کا موسم عبادت کا موسم ہے۔ چھوٹے چھوٹے دن ہیں، لمبی لمبی راتیں ہیں۔ دن کو روزہ رکھیں، بھوک اور نہ ہی پیاس ستاتی ہے۔ ان دنوں میں رمضان کے قضا روزے بھی آسانی سے رکھے جاسکتے ہیں۔ راتیں بہت لمبی ہیں۔ تلاوت، ذکر، درود پاک، نوافل، قضا نمازیں اور معتبر دینی کتب کا مطالعہ وغیرہ جیسی عبادات میں خرچ کریں۔ ☆☆

مولانا صاحبزادہ رشید احمدؒ خانقاہ سراجیہ

اللہ پاک نے ہمارے حضرت اقدس خواجہ خواجگانؒ کو پانچ بیٹوں سے سرفراز فرمایا، ان میں سے تیسرے نمبر پر صاحبزادہ رشید احمدؒ تھے۔ جنہوں نے اپنا ہیڈ کوارٹر لاہور کو بنایا اور ایک کرایہ کی عمارت میں مرکز سراجیہ کے نام سے مدرسہ و خانقاہ کی داغ بیل ڈالی۔ متحرک نوجوان تھے۔ راقم ۱۹۹۰ء سے ۲۰۰۰ء تک مستقل لاہور میں مبلغ رہا، تو صاحبزادہ رشید احمدؒ کو جماعتی امور میں شریک رکھا۔ انہوں نے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ ہر ماہ اپنے ادارہ میں درس و بیان کراتے۔ درس و بیان کا عنوان ختم نبوت اور اس سے متعلقہ مسائل ہوتے تھے۔ انٹرنیٹ پر قادیانیت کا بھرپور تعاقب کیا، آپ نے ختم نبوت کے عنوان پر کئی ایک رسائل بھی شائع کرائے۔ سالانہ ختم نبوت کیلنڈر کی داغ بیل ڈالی، جواب تحریک کی شکل اختیار کرچکا ہے۔

ہمارے درسوں اور کانفرنسوں میں بہ دل و جان شرکت فرماتے لاہور کے علاوہ چناب نگر ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کو اپنے اوپر لازم کیا ہوا تھا۔ مجلس بھی ان کی حیثیت کے مطابق توقیر واعزاز سے کانفرنس میں سرفراز کرتی، ان کے لئے باقاعدہ ایک کمرہ مختص کردیا گیا۔

عرصہ چھ سال سے کومہ میں تھے، بول چال بند رہی، ان کی اہلیہ محترمہ اور بچوں نے ان کی خدمت کا حق ادا کرنے میں کسی قسم کے تساہل اور سستی سے کام نہیں لیا اور بھائیوں نے علاج ومعالجہ میں کسی قسم کی کمی وکوتاہی نہیں کی اور بھرپور سرپرستی کی۔ ان کی طویل بیماری یقیناً ان کے لئے کفارۂ سیئات ہوگی۔

راقم سندھ کے تبلیغی دورہ پر میرپور خاص میں تھا کہ ۲۵ نومبر ۲۰۲۱ء کو سوشل میڈیا کے ذریعہ ان کی وفات کی خبر معلوم ہوئی۔ خانقاہ سراجیہ کے سجادہ نشین اور ان کے برادر کبیر مولانا خواجہ خلیل احمد مدظلہ کی امامت میں ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی اور خانقاہ سراجیہ کے مبارک قبرستان میں انہیں رحمت خداوندی کے سپرد کیا گیا۔ اللہ پاک انہیں کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائیں اور ان کے شروع کئے دینی کاموں کو جاری وساری رکھیں۔ آمین۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

خانقاہ سراجیہ میں ایک روز!

دوسری قسط

مولانا محمد اشفاق یونس

خانقاہ سراجیہ اور خانوادہ حضرت امیر شریعتؒ:

حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے گھرانے اور ان کی جماعت مجلس احرار اسلام کا خانقاہ سراجیہ سے ہمیشہ تعلق رہا ہے۔ پاکستان بننے سے پہلے مسجد شہید گنج کے سانحے کے وقت حضرت مولانا ابوسعد احمد خان رحمۃ اللہ علیہ نے مجلس احرار اسلام کی قیادت کو پیغام بھجوایا کہ مجلس احرار اسلام مسجد شہید گنج کے معاملے سے الگ رہے، مسجد کی حفاظت سے بھی زیادہ اہم عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ ہے۔ بعد کے حالات نے ثابت کیا کہ مسجد شہید گنج والے معاملے میں خانقاہ رائے پور اور خانقاہ سراجیہ نے مجلس احرار اسلام کی جو رہنمائی کی تھی، وہ درست اور بروقت تھی۔ ایک مرتبہ ایک مشہور مقدمہ کے سلسلے میں حضرت امیر شریعتؒ جیل میں قید تھے، آپ نے حضرت مولانا ابوسعد احمد خان رحمۃ اللہ علیہ کو پیغام بھجوایا کہ آپ کے ہوتے ہوئے ہم جیل میں قید ہوں، یہ کچھ مناسب نہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ میں اس وقت بیمار ہوں ورنہ ایک لمحہ بھی آپ کو جیل میں نہ رہنے دیتا، پھر ایک وظیفہ بتایا کہ تین دن اس کا ورد کیجیے۔ چناں چہ تین دن بعد جب عدالت میں پیشی ہوئی تو حکومتی وکیل کی زبان پر حضرت امیر شریعت کے حق میں گواہی آ گئی اور یوں حضرت امیر شریعتؒ رہا ہو گئے۔

حضرت ثانی مولانا محمد عبداللہ لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی خاندان بنی ہاشم سے گہرا تعلق تھا، حضرت امیر شریعت کے صاحبزادے مولانا سید عطاء المؤمن رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت امیر شریعتؒ نے حصولِ علم کے لیے حضرت ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں خانقاہ سراجیہ داخل کروایا، حضرت ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات پر حضرت امیر شریعتؒ کی طرف سے گہرے دکھ اور رنج کے اظہار سے حضرت امیر شریعت کے خانقاہ سراجیہ سے تعلق کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

خانقاہ سراجیہ اور تحفظ ختم نبوت:

تحفظ ختم نبوت کی جدوجہد میں خانقاہ سراجیہ نے ہمیشہ صف اول کا کردار ادا کیا ہے، چناں چہ 1953ء کی تحریک ختم نبوت میں حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ نے نہ صرف یہ کہ تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا بل کہ گرفتاری بھی دی اور تحریک کے اختتام پر لاہور میں جسٹس منیر کی عدالت میں قائدین ختم نبوت کی پیشی کے موقع پر بھی اس کیس میں خانقاہ سراجیہ کے سجادہ نشین حضرت ثانی مولانا محمد عبد اللہ لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ نے مکمل سرپرستی کی، پھر حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ اپنے عظیم المرتبت استاذ اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کے حکم پر مجلس کے نائب امیر مرکزیہ منتخب ہوئے اور تحریک ختم نبوت 1974ء میں بھرپور کردار ادا کیا، 1977ء میں حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد سے حضرت خواجہ صاحب اپنی وفات 5 مئی 2010ء تک عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ رہے۔ آپ کی امارت میں اللہ تعالیٰ نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو وہ تاریخی کامیابیاں عطا فرمائیں کہ جن کی مثال نہیں ملتی، 1984ء کی تحریک ختم نبوت آپ ہی کی امارت میں کامیابی سے ہم کنار ہوئی۔

خانقاہ سراجیہ اور جمعیت علمائے اسلام:

حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کا حضرت ثانی مولانا محمد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کا تعلق تھا، اس لیے تحریک ختم نبوت 1953ء کے بعد جب حضرت ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ خانقاہ سراجیہ تشریف لائے تو حضرت ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے سامنے علماء کرام کے سیاسی عمل میں حصہ لینے کی ضرورت واہمیت پرزور دیا، ادھر حضرت مولانا سید امیر حسین گیلانی رحمۃ اللہ علیہ بھی ہندوستان سے جب تشریف لائے تو شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا پیغام پاکستانی علماء کرام کے لیے لے کر آئے کہ اب ایسے بیٹھے رہنے کا وقت نہیں ہے، عملی

سیاست میں حصہ لیجیے، چناں چہ جب 8،9 اکتوبر 1956ء کو جامعہ قاسم العلوم ملتان میں جمعیت علمائے اسلام کے احیا کے سلسلے میں کنونشن منعقد ہوا اور چاروں صوبوں کے ڈیڑھ سو علماء کرام نے شرکت کی تو اس کنونشن میں حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ نے بھی شرکت فرمائی اور پھر ساری زندگی جمعیت علمائے اسلام سے وابستہ رہے، مرکزی سرپرست اعلیٰ رہے، رکنیت فارم پُر فرماتے۔ جب جمعیت علمائے اسلام میں اغیار نے دھڑے بندی کی کوشش کی تو حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جماعت کو متحد و منظم رکھنے کے لیے بھر پور کردار ادا کیا، قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب مدظلہ کی قیادت پر مکمل اعتماد تاحیات فرماتے رہے۔

خانقاہ سراجیہ اور جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن:

جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی کے بانی حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ ہمارے حضرت خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ کے استاذ تھے۔ حضرت خواجہ صاحب نے آپ سے جامعہ اسلامیہ ڈابھیل انڈیا میں پڑھا تھا، مگر جب حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت خواجہ صاحب کی ولایت اور مقام کا علم ہوا تو آپ نے خانقاہ سراجیہ کا سفر کیا، خانقاہ پہنچنے پر پتہ چلا کہ حضرت خواجہ صاحب ہزارہ کے سفر پر ہیں، چناں چہ حضرت بنوریؒ نے مانسہرہ کے دورافتادگاؤں کا سفر کیا اور حضرت خواجہ صاحب سے ملاقات کی، دوزانو ہوکر بیٹھے اور دعا کی درخواست کی، حضرت خواجہ صاحب نے عرض کی کہ حضرت! میں تو آپ کا شاگرد ہوں۔ حضرت بنوری نے فرمایا کہ مجھے تو یاد نہیں، بہرحال آپ میرے لیے دعا کیجیے۔ حضرت بنوری نے خواجہ صاحب سے ملاقات کے بعد فرمایا کہ میں نے خواجہ صاحب کے بارہ میں جو سنا تھا، انہیں اس سے زیادہ پایا۔

جب حضرت بنوری کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا مرکزی امیر بنایا گیا تو آپ نے اس شرط پر امارت قبول کی کہ حضرت خواجہ صاحب کو نائب امیر بنایا جائے، چناں چہ جب 1974ء میں قادیانیوں کو کافر قرار دیا گیا تو حضرت بنوری امیر اور حضرت خواجہ صاحب نائب امیر مرکزیہ تھے۔ حضرت بنوری کی وفات کے بعد جب حضرت خواجہ صاحب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ منتخب ہوئے تو جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن سے امام اہل سنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ نائب امیر مقرر ہوئے، حضرت مفتی احمد الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد بنوری ٹاؤن ہی سے شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ مجلس کے نائب امیر مقرر ہوئے۔ حضرت لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ پر حضرت خواجہ صاحب کو اس قدر اعتماد تھا کہ آپ نے انہیں اپنا ترجمان قرار دیا اور فرمایا کہ جس نے مجھے پڑھنا اور سننا ہو وہ حضرت لدھیانوی کو پڑھے اور سنے۔ پھر بنوری ٹاؤن کی سراپا خدمت شخصیت حضرت مفتی جمیل خان شہید رحمۃ اللہ علیہ نے بھی حضرت خواجہ صاحب سے تعلق خوب نبھایا، خدمت کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتے۔ حضرت سید نفیس الحسینی شاہ رحمۃ اللہ علیہ (جو 2000ء سے اپنی وفات 2008ء تک مجلس کے نائب امیر رہے) کی وفات کے بعد مجلس کی نائب امارت پھر بنوری ٹاؤن کو ملی اور حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر رحمۃ اللہ علیہ مجلس کے نائب امیر منتخب ہوئے، جب کہ حضرت خواجہ صاحب امیر مرکزیہ تھے۔ حضرت خواجہ صاحب کے زیر سرپرستی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام 11 اپریل 2009ء کو بادشاہی مسجد لاہور میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا، اس کانفرنس میں شرکت کے لیے ہم بھی کراچی سے لاہور گئے تھے، کانفرنس کے بعد 13 اپریل کو خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف میں حضرت خواجہ صاحب کی زیر صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس تھا، اس اجلاس میں حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی، حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری شہید، جناب حاجی اشتیاق احمد، قاضی فیض محمد صاحب رحمہم اللہ تعالیٰ سمیت کئی ایسی شخصیات شریک تھیں جواب اس دنیا میں نہیں رہیں۔ خانقاہ کے تسبیح خانے میں اجلاس ہوا، اجلاس کے بعد خانقاہ سراجیہ کے مشکوٰۃ شریف کے طلبہ نے حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر رحمۃ اللہ علیہ سے اجازتِ حدیث کی درخواست کی تو حضرت ڈاکٹر صاحب خواجہ صاحب کے سامنے مؤدب ہوکر بیٹھے رو رہے تھے۔ حضرت ڈاکٹر صاحب جمال کے تو پیکر تھے ہی، آج ہم نے عاجزی وانکساری میں حضرت کا کمال دیکھا۔ حضرت خواجہ صاحب کے اصرار پر آپ نے مشکوٰۃ شریف کی حدیث کا درس دیا۔ حضرت خواجہ صاحب کی زندگی میں چناب نگر میں ختم نبوت کی جو آخری کانفرنس ہوئی، اس میں حضرت خواجہ صاحب نے حضرت مولانا سید

سلیمان یوسف بنوری مدظلہ کے لیے پگڑی بھجوائی اوران کی دستار بندی کروا کرفرمایا کہ حضرت استاذ محترم مولانا سیدمحمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے جوامانت ہمارے سپرد کی تھی وہ آج ہم ان کی اولاد کولوٹا رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر کانفرنس کے شرکا پر رقت طاری ہوگئی۔ آج بھی الحمدللہ! عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ایک نائب امیر مرکزیہ خانقاہ سراجیہ سے حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد مدظلہ ہیں اور دوسرے نائب امیر بنوری ٹاؤن سے حضرت مولانا سید سلیمان یوسف بنوری مدظلہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں اداروں کو دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے اور دونوں کے درمیان تعلق کے مضبوط ذریعہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو بھی خوب برکتیں عطا فرمائے، آمین ثم آمین!

حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد مدظلہ:

آپ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے صاحبزادے ہیں، آپ کی پیدائش 5 ستمبر 1955ء کو ہوئی، دارالعلوم عیدگاہ کبیروالا سے امتیازی نمبروں کے ساتھ سند فراغت حاصل کی، جامعہ عربیہ سعدیہ خانقاہ سراجیہ میں تدریس کے فرائض سرانجام دیتے رہے، علاقائی سیاست میں بھی بھرپور کردار ادا کیا۔ علاقے میں اپنی برادری کے بڑے آپ ہی ہیں۔ حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد خاندان اور برادری میں آپ اپنے والد کے جانشین ہیں۔ حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی ہی سے خانقاہ سراجیہ بنگلہ دیش کی ذمہ داری بھی آپ کے پاس ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سابق امیر مرکزیہ حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد رشید اور خلیفہ مجاز ہیں۔ حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد حضرت کے پانچوں خلفاء نے متفقہ طور پر آپ کو خلافت عطا کی۔ آپ اس وقت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر ہیں۔

حضرت مولانا خواجہ خلیل احمد مدظلہ:

آپ کی پیدائش 24 ستمبر 1959ء کو ہوئی، آپ نے دارالعلوم عیدگاہ کبیروالہ، باب العلوم کہروڑ پکا اور جامعہ رشیدیہ ساہیوال سے تعلیم حاصل کی، جامعہ رشیدیہ ساہیوال سے فراغت حاصل کی، تعلیمی میدان میں امتیازی حیثیت کے حامل رہے۔ آپ کے استاذ گرامی شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یاسین صابر رحمۃ اللہ علیہ آپ کی زمانہ طالب علمی کی محنت اور نمازوں کی پابندی کی گواہی دیتے تھے۔ بڑے حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی میں مدرسہ کا انتظام آپ کے سپرد تھا، اس وقت آپ جمعیت علمائے اسلام ضلع میانوالی کے امیر تھے۔ حضرت خواجہ صاحب کی وفات کے بعد آپ کی جانشینی اسی طریقہ کار کے مطابق ہوئی جیسے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلت کے بعد آپ کے جانشین بنے تھے۔ حضرت خواجہ صاحب نے آپ کو اپنی زندگی ہی میں مسجد کی امامت کے فرائض سپرد کر دیے تھے، آپ ہی کے نام پر حضرت خواجہ صاحب کی کنیت ابوالخلیل تھی، حضرت خواجہ صاحب کی وفات کے بعد تمام خلفاء نے متفقہ طور پر آپ کو حضرت کا سجادہ نشین مقرر کیا۔ آپ نے حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بعد خانقاہ کا نظم خوب خوب سنبھالا، مدرسہ کے تعلیمی نظام کو بھی بہت ترقی دی، خانقاہ کے نئے اور عالیشان مہمان خانے، مدرسہ کی جدید عمارت اور مدرسہ میں قائم نئی اور عمدہ لائبریری آپ کی بلند خیال اور پرعزم شخصیت کی آئینہ دار ہیں۔ معاشرے میں علماء کرام کا سماجی کردار دینی حوالے سے ہمیشہ اہمیت کا حامل رہا ہے، اس حوالے سے رفاہی کام میں آپ علاقہ بھر میں ہمیشہ متحرک رہتے ہیں۔ اس وقت آپ جمعیت علمائے اسلام کے مرکزی سرپرست اعلیٰ اور شوریٰ کے اہم رکن ہیں، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی مجلس شوریٰ کا بھی حصہ ہیں۔ آپ کے خلفاء میں مفتی طاہر مسعود مدظلہ سرگودھا، مولانا محبّ النبی مدظلہ لاہور، قاری مفتاح الاسلام امام خانقاہ سراجیہ قابل ذکر ہیں۔

خواجہ رشید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کی پیدائش 28 مئی 1964ء کو

تحفظ ختم نبوت کانفرنس حویلیاں وہری پور

حویلیاں..... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حویلیاں کے زیر اہتمام ۲۵/نومبر بروز جمعرات بعد مغرب جامع مسجد سیدنا خالد بن ولید گجراتاں حویلیاں میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس سے مولانا عزیز الرحمٰن ثانی (لاہور)، مولانا محمد زکریا (ٹیکسلا)، مولانا توصیف احمد (چناب نگر) کے بیانات ہوئے، جبکہ ۲۸/نومبر کو بعد نماز ظہر جامع مسجد بیت المکرّم ہری پور میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس سے حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ، مفتی عبدالواحد قریشی، قاضی مشتاق احمد، مولانا محمد طیب، مولانا عتیق الرحمٰن کے بیانات ہوئے۔

ہوئی، آپ نے حفظ اور میٹرک کے ساتھ عربی کتب کے بھی متعدد درجات پڑھے ہیں، آپ نے گوجرانوالہ اور رحیم یار خان میں تعلیم حاصل کی۔ دنیا کے کئی ممالک کے دورے کیے، شخصیت میں بلند ہمتی، کم گوئی اور سنجیدگی پائی۔ حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی سرپرستی اور رہنمائی سے لاہور میں عظیم الشان ادارے مرکز سراجیہ کی بنیاد رکھی۔ مرکز سراجیہ میں تحفظ ختم نبوت کے لٹریچر کی نشر و اشاعت، خانقاہی سلسلے کی ترویج، تعلیم و تعلم کے منصوبے اور انٹرنیٹ کی دنیا میں تحفظ ختم نبوت اور تبلیغ دین کے وسیع سلسلے کا آغاز کیا گیا۔ افسوس کہ آپ کی زندگی نے وفا نہ کی اور طویل علالت کے بعد اس دار فانی سے رخصت ہوگئے، آپ کی نمازِ جنازہ 25/نومبر 2021ء کو حضرت مولانا خواجہ خلیل احمد دامت برکاتہم کی اقتدا میں مرکز رشد و ہدایت خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف میں ادا کی گئی۔ بڑے حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی اکلوتی صاحبزادی، جن کا چند برس قبل انتقال ہوا، انہی کے ساتھ آپ کی قبر بنائی گئی۔ پہلے تین صاحبزادے اور ایک صاحبزادی حضرت خواجہ صاحب کی پہلی اہلیہ سے ہیں، حضرت خواجہ صاحب کی پہلی اہلیہ حضرت مولانا ابوسعد احمد خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی صاحبزادی تھیں۔

خواجہ سعید احمد صاحب مدظلہ:

آپ کی پیدائش 27 مارچ 1965ء کو ہوئی، نماز روزہ کے پابند اور متشرع شخصیت ہیں، حضرت خواجہ صاحب کی زندگی میں خانقاہ کے لنگر کا نظم سنبھالتے رہے ہیں، اپنے والد صاحب کے چہیتے صاحبزادے رہے۔ سیاست میں حصہ لیتے رہتے ہیں، ایک مرتبہ علاقائی ناظم بھی منتخب ہوئے، کندیاں کے قریب سراجیہ کے نام سے پیٹرول پمپ اور سی این جی اسٹیشن بھی چلاتے ہیں، خانقاہ سراجیہ حج و عمرہ گروپ کے سربراہ ہیں، حج اور عمرہ کے لئے عالیشان لگژری پیکج متعارف کرواتے رہتے ہیں۔ جمعیت علمائے اسلام پنجاب کے نائب امیر ہیں، سیاسی طور پر اپنے علاقے کے سردار ہیں۔

خواجہ نجیب احمد صاحب مدظلہ:

آپ کی پیدائش 17 ستمبر 1971ء کو ہوئی، حضرت خواجہ صاحب کے سب سے چھوٹے صاحبزادے ہیں، شکل و صورت میں آپ اپنے والد گرامی سے بہت زیادہ مشابہت رکھتے ہیں۔ آپ نے ابتدائی تعلیم خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف میں حاصل کی، یونیورسٹی کی تعلیم میں امتیازی نمبروں کے ساتھ ایم اے کیا۔ تصوف کے تمام اسباق حضرت خواجہ صاحب ہی سے مکمل کیے۔ ایک روایت کے مطابق حضرت خواجہ صاحب نے آپ کو خلافت بھی عطا کی۔ حضرت خواجہ صاحب کے یہ دو صاحبزادے دوسری اہلیہ سے ہیں، دوسری اہلیہ حضرت مولانا ابوسعد احمد خان رحمۃ اللہ علیہ کی پوتی تھیں۔

صاحبزادہ محمد حامد سراج رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کی پیدائش 21 اکتوبر 1958ء کو اور وفات 13 نومبر 2019ء کو ہوئی، آپ حضرت مولانا خواجہ خلیل احمد مدظلہ کے ماموں زاد بھائی اور برادر نسبتی تھے، حضرت مولانا ابوسعد احمد خان رحمۃ اللہ علیہ کے پڑپوتے تھے۔ اردو میں ایم اے کیا، ماں کی شان میں لکھی گئی یادگار کتاب ’’میا‘‘ پر پیش رفت انٹرنیشنل کراچی کی طرف سے رشید احمد صدیقی ایوارڈ حاصل کیا۔ ’’وقت کی فصیل، میا، برائے فروخت، آشوب دار، آشوب گاہ، بخیہ گری، ہمارے باباجی رحمۃ اللہ علیہ، مجموعہ محمد حامد سراج، عالمی سب رنگ افسانے، نامور ادیبوں کی آپ بیتیاں، برادہ، مشاہیر علم و دانش کی آپ بیتیاں، بادشاہوں کی آپ بیتیاں اور نقش گر‘‘ آپ کی مشہور زمانہ تصنیفات و تالیفات ہیں۔ آپ اردو زبان میں افسانہ نگاری کا ایک معتبر نام ہیں۔ آپ کی تصنیفات میں افسانہ نگاری کے علاوہ اردو ادب اور تاریخ کے حوالے سے بھی بہت کچھ ملتا ہے۔ ایک ہنس مکھ اور عظیم اخلاق کے پیکر شخص تھے، ان سے ملنے والا ہر شخص چہرے پر مسکراہٹ ہی لے کر جاتا۔ آپ نے اپنے گھر میں ایک بہترین لائبریری قائم کی۔ آپ کی لکھی ہوئی کتاب ’’ہمارے باباجی‘‘ حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ اور خانقاہ سراجیہ کے حالات پر سب سے مستند اور عمدہ کتاب ہے۔

(جاری ہے)

جمعہ کی اہمیت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’بہترین دن جس میں سورج نکلا جمعہ کا دن ہے، اس میں آدم علیہ السلام پیدا ہوئے، اس دن جنت میں داخل کئے گئے اور اسی دن جنت سے نکالے گئے اور قیامت قائم نہیں ہوگی مگر جمعہ کے دن۔‘‘ (صحیح مسلم، ج:۲ص:۵۸۵)

حضرت الاستاذ قاری سیّد عثمان منصورپوری رحمۃ اللہ علیہ

حالات وخدمات

مولانا عبدالرشید طلحہ نعمانی

شبستانِ معرفت کے چراغ جس تیز گامی سے بجھ رہے ہیں، اسی رفتار سے علم وفضل کی محفلیں شہرخموشاں میں تبدیل ہو رہی ہیں اور ظلمت کدۂ گیتی کے اندھیروں میں اضافہ ہی ہوتا جا رہا ہے۔ ادیب العصر حضرت مولانا نور عالم خلیل امینیؒ اور محدث جلیل حضرت مولانا حبیب الرحمٰن قاسمی اعظمیؒ کی وفات کا زخم ابھی تازہ تھا کہ امیرالہند حضرت مولانا قاری سید محمد عثمان منصور پوری رحمہ اللہ بھی اپنی حیاتِ مستعار کا لمحہ لمحہ دین و شریعت اور ملک وملت کی خدمات سے قیمتی بنا کر بہ تاریخ ۸؍شوال المکرم ۱۴۴۲ھ بہ روز جمعہ دوپہر سوا ایک بجے سفرِ آخرت پہ روانہ ہوگئے۔

حضرت الاستاذ کی عبقری شخصیت ایسی جامع الصفات اور ہمہ گیر تھی جو علم وعمل، تقویٰ و طہارت، زہدوقناعت، بصیرت وفراست، امانت ودیانت اور سنجیدگی ومتانت کا روشن استعارہ اور مستندحوالہ سمجھی جاتی تھی۔ آپ کے اس طرح چپ چاپ گزر جانے سے خم خانۂ ہست و بُود پر کیا گزری ہوگی، اس کا تو بس تصور ہی کیا جاسکتا ہے:

مقدور ہو تو خاک سے پوچھوں کہ اے لئیم
تو نے وہ گنج ہائے گراں مایہ کیا کئے

قحط الرجال کے اس دور میں آپ کا وجود علم وعمل، تدبیر وانتظام اور تعلیم وتربیت کے مختلف میدانوں کے لئے گنج گراں مایہ سے کم نہ تھا۔

دست قدرت نے آپ کو جمال صورت کے ساتھ حسن سیرت سے بھی نوازا تھا، آہ سحر گاہی سے دمکتا چہرہ، ریاضت ومجاہدے سے چھریرا بدن۔ جب مسند حدیث کو زینت بخشتے تو لگتا کہ اک مرقع نور جلوہ افروز ہے، لہجے کی تمکنت، زبان کی فصاحت اور بیان وادا کی وضاحت سے درس کی تقریر ایسی لگتی گویا کہ کوئی عندلیب مسحورکن آواز میں محوترنم ہے۔ آپ دینی حلقوں کے لئے چلچلاتی دھوپ میں شجرِ سایہ دار اور ایسے مرد جفاکش وگرہ کشا تھے، جس کے مطمح نظر کام، کام اور صرف کام ہوتا ہے، آپ نے بلاشبہ جمعیۃ علماء ہند کے میرِ کارواں، حریم ختم نبوت کے امین و پاسباں اور دارالعلوم دیوبند کے استاذِ شفیق ومربیٔ مہرباں کی حیثیت سے ملک وملت اور دین وشریعت کے مختلف میدانوں میں کارہائے نمایاں انجام دیئے اور اپنی مخلصانہ کوششوں اور پیہم محنتوں سے کامیابی کی ایک تاریخ رقم کی، ایسی تاریخ جس کا حرف حرف تاباں اور ورق ورق درخشاں ہے۔ ثبت است برجریدۂ عالم دوام ما۔

آپ نے بلاشبہ جمعیۃ علماء ہند کے میرِ کارواں، حریم ختم نبوت کے امین و پاسباں اور دارالعلوم دیوبند کے استاذِ شفیق ومربیٔ مہرباں کی حیثیت سے ملک وملت اور دین و شریعت کے مختلف میدانوں میں کارہائے نمایاں انجام دیئے

دارالعلوم دیوبند کے دور طالب علمی میں یہ حقیر سراپا تقصیر اپنی فطری کم آمیزی اور مصروف درسی زندگی کے سبب اکثر اساتذہ کرام کی خدمت میں بالمشافہ حاضری کی سعادت سے محروم رہا، البتہ بعد نماز عصر بہ پابندی سیدی و مرشدی حضرت والا مہتمم صاحب دامت برکاتہم کی مجلسِ معرفت اور بعد عشاء مشفقی ومربی حضرت مولانا مفتی محمد راشد اعظمی دامت برکاتہم کی خدمت اقدس میں نیاز مندانہ حاضری کا معمول رہا۔ حضرت قاری صاحبؒ کا دیدار مسجد چھتہ میں نمازوں کے دوران اکثر ہوا کرتا؛ مگر کبھی بڑھ کر ملاقات کرنے کی ہمت نہیں ہوئی۔

دورۂ حدیث شریف میں حضرت قاری صاحبؒ سے موطا امام محمد پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی، اور تکمیل ادب کے سال دو ایک سبق اسالیب الانشاء کے پڑھے پھر کسی وجہ سے دفتر تعلیمات کی جانب سے ترتیب کی تبدیلی کا اعلان آ گیا اور استفادے کا سلسلہ موقوف ہوگیا۔

کیا ایک ہی ترجمہ ضروری ہے؟

تکمیل ادب میں داخلے کے بعد تعلیم کا پہلا دن تھا، ساتھیوں کا کہنا تھا کہ آج پہلا دن ہے؛ اس لئے عین ممکن ہے کہ اساتذۂ کرام درس گاہ میں رونق افروز نہ ہوں، آج تو چھٹی کا سماں ہوگا اور کتابیں وغیرہ حاصل کرنے کی مہلت مل جائے گی۔

گفت وشنید اور تبادلۂ خیال کا یہ سلسلہ جاری ہی تھا کہ یکا یک گھنٹہ بجا، کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت قاری صاحب اپنے مختصر سے بیگ کے ساتھ خراماں خراماں درس گاہ تشریف لا رہے ہیں، جوں ہی نظر پڑی طلبہ نے اپنی اپنی نشست سنبھال لی اور آپ نے قدم رنجہ فرما ہوکر مختصر تقریر کے بعد فوراً کتاب شروع فرما دی۔ قاری صاحب درس گاہ میں موجود ہر طالب علم پر عقابی نگاہ رکھتے، ہر ایک سے عبارت پڑھواتے، سبھی سے ترجمہ پوچھتے، غلطی پر ٹوکتے اور اصلاح کرتے۔

اسالیب الانشاء پڑھاتے ہوئے آپ کسی بھی عبارت کے ترجمے میں تکرار و جمود کو پسند نہیں فرماتے؛ بلکہ تجدد اور خوب سے خوب تر کی تلاش کو ضروری قرار دیتے تھے، دو تین طالب علم کسی پیراگراف کا من وعن ایک ہی ترجمہ کرتے تو قاری صاحب ناراض ہو جاتے اور مخصوص عتاب آمیز انداز میں فرمایا کرتے: کیا یہی ایک ترجمہ سب نے حفظ کرلیا ہے؟

چوں کہ ترجمہ ایک ایسا فن ہے جس کے بغیر دوسری زبانوں کے علوم وفنون سے آشنائی نہیں ہوسکتی اور اس کے بغیر کوئی بھی زبان جدید اور ترقی پذیر ہونے کا دعویٰ نہیں کرسکتی، نیز اسی کے ذریعے ایک قوم دوسری قوم کے ذخیرۂ علم وادب سے آشنا ہوتی ہے؛ اس لئے قاری صاحب ترجمے میں تنوع کو خاص اہمیت دیتے اور روایتی ترجمے کے بجائے مرادی (مگر لفظ سے قریب) ترجمے کو پسند فرماتے۔ اس طرح دو ایک سبق میں قاری صاحب کا مزاج سمجھ میں آ گیا اور اس سے سال بھر بہت نفع ہوا۔

حسن تدبیر وانتظامی صلاحیت:

عام طور پر کامیاب تدریسی مشغلے کے ساتھ انتظامی مہارت و دلچسپی فرد واحد میں جمع نہیں ہو پاتی؛ بلکہ ان دونوں کے درمیان بعد المشرقین سمجھا جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ جو مقبول وکامیاب

> **حضرت قاری صاحب فہم وذکا، حکمت ودانائی، بصیرت و دور اندیشی اور زندگی کے وسیع تجربوں کے ساتھ، مکارم اخلاق اور انسانی شرافت کا جیتا جاگتا نمونہ تھے**

مدرس ہوتا ہے وہ بیدار مغز منتظم نہیں ہوتا۔ ایسا بہت کم ہوتا ہے کہ بہ یک وقت کوئی شخص انتظام و تدریس کے دونوں معیاروں پر کھرا اترے اور دونوں میدانوں میں اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوائے۔ حضرت قاری صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اس خوبی سے سرفراز فرمایا تھا کہ آپ بہترین مدرس ہونے کے ساتھ ساتھ ہوش مند منتظم بھی تھے۔ سیدی وسندی حضرت والا مہتمم صاحب دامت برکاتہم نے اپنے تعزیتی خطاب میں حضرت قاری صاحب کی انتظامی صلاحیتوں کا ان الفاظ میں اعتراف کیا ہے:

”قاری صاحب حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب بجنوری رحمہ اللہ (سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند) کے زمانے میں تقریباً دس سال نائب مہتمم رہے، اور اس سے قبل کبھی ناظم دارالاقامہ، کبھی ناظم تعلیمات وغیرہ کے عہدوں پر فائز رہے اور جس شعبے کے اندر رہے نہایت کامیابی کے ساتھ ذمہ داری کو انجام دیا۔ ادھر میرا بہت دنوں سے یہ مطالبہ تھا کہ اہتمام کی ذمہ داری بہت بھاری محسوس ہوتی ہے، مجھے مضبوط معاون چاہیے! اس کے لئے میں نے قاری صاحب کا نام پیش کیا؛ کیوں کہ انہیں اس میدان کا طویل تجربہ تھا، پھر ان کی شرافت نفس، سوجھ بوجھ، اصول پسندی، ان سب نے انہیں اور نمایاں کردیا تھا۔ میں مجلس شوریٰ کا شکر گزار ہوں کہ اس درخواست کو قبول کیا گیا اور صفر المظفر ۱۴۴۲ھ میں یہ تجویز منظور ہوئی۔ جس وقت یہ تجویز لکھ کر قاری صاحب تک پہنچی، اگلے ہی روز دفتر میں آ کر اس طرح اپنی جگہ بیٹھ گئے جیسے درمیان میں کوئی انقطاع رہا ہی نہیں۔ قاری صاحب میں عجیب صلاحیت تھی، آپ کام کی کثرت سے کبھی نہیں گھبراتے تھے اور اتنے کام اپنے ذمے لاد رکھنے کے باوجود انہیں کوئی الجھن نہیں ہوتی تھی۔“

المختصر حضرت اقدس مہتمم صاحب کے ان وقیع کلمات کے ذریعہ قاری صاحب کی اعلیٰ انتظامی صلاحیتوں کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

عادات واوصاف:

حضرت قاری صاحب فہم وذکا، حکمت و

دانائی، بصیرت و دوراندیشی اور زندگی کے وسیع تجربوں کے ساتھ، مکارم اخلاق اور انسانی شرافت کا جیتا جاگتا نمونہ تھے۔ آپ کی بے نفسی، سبک روی، اصول پسندی اور توازن واعتدال نے علمی وانتظامی حلقوں میں آپ کو ہر دل عزیز بنا رکھا تھا، اور ہر شخص آپ کو عزت واحترام کی نگاہ سے دیکھتا تھا۔ مہمان نوازی اور واردین وصادرین کی خاطر مدارات تو ایسی کرتے تھے جس کی مثال مشکل سے ملے گی۔ آپ کے مزاج میں شفقت و ہم دردی کا عنصر غالب تھا، نائب مہتمم اور کارگزار مہتمم کی حیثیت سے طلبہ کی خیر خواہی اور ان کے معاملات کو حل کرنے میں غیر معمولی مہارت رکھتے تھے، آپ سے ملاقات کرنے والا ہر فرد غیر شعوری طور پر، آپ کے علم وفضل اور اخلاق وکردار کا قائل ہو جاتا تھا۔

وہ نرم مزاج وشیریں زباں وہ جود وسخا کا نقشِ حسیں
تھی ذوقِ عبادت سے ہر دم مہتاب سی روشن ان کی جبیں
تھے آپ تصنّع سے عاری اور ان میں تکلف کچھ بھی نہیں
وہ سہل نگار وسہل بیاں، وہ سہل پسندی کے تھے امیں

قادیانیت کا استیصال:

حضرت قاری صاحب کا ذکر خیر ہو اور ردِ قادیانیت کے حوالے سے آپ کی زریں خدمات کا ذکر نہ کیا جائے یہ سراسر ناانصافی ہے۔ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور فتنۂ مرزائیت کی سرکوبی کا اعزاز انیسویں صدی کے نصف اول میں جن علماء کرام کے حصے میں آیا ان میں مولانا سید محمد علی مونگیریؒ، مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ، علامہ سید انور شاہ کشمیریؒ اور مولانا عطاء اللہ شاہ بخاریؒ وغیرہم کے نام سر فہرست ہیں۔ پھر جب اکتوبر ۱۹۸۶ء میں حضرت فدائے ملت مولانا سید اسعد مدنی رحمہ اللہ کی تحریک پر عالمی تحفظ ختم نبوت کانفرنس دارالعلوم دیوبند میں منعقد ہوئی، اس وقت حضرت قاری صاحب اس کے ناظم منتخب کئے گئے اور آپ نے اپنی ان تھک محنت اور پیہم جدوجہد کے ذریعہ یہ ثابت کر دکھایا کہ یہ انتخاب حسن انتخاب تھا۔ حضرت قاری صاحب نے تاحین حیات عقیدۂ ختم نبوت کی پاس بانی کی، جلسہ ہائے تحفظ ختم نبوت کا جگہ جگہ انعقاد عمل میں لایا، ملک بھر میں ریاستی سطح پر مجلس تحفظ ختم نبوت کی شاخیں قائم فرمائیں اور خود سفر کی صعوبتیں برداشت کر کے علماء اور عوام کو اس فتنے کی سنگینی سے آگاہ کیا گویا اس حوالے سے اپنا تن من دھن سب کچھ قربان کر دیا۔

علاوہ ازیں آپ ہر سال شرح وبسط کے ساتھ ردِ قادیانیت کے موضوع پر تخصصات کے طلبہ میں محاضرہ پیش فرماتے، نیز شعبان کے اواخر میں دارالعلوم دیوبند کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے سالانہ تربیتی کیمپ کی نگرانی فرماتے اور ردِ مرزائیت پر مفصل خطاب کرتے۔ ایک سے زائد مرتبہ احقر نے اس موضوع پر آپ کا مفصل خطاب سنا، جس میں آپ دلائل کی روشنی میں بھرپور وضاحت کے ساتھ یہ ثابت کرتے کہ ختم نبوت کا عقیدہ اسلام کا وہ بنیادی اور اہم عقیدہ ہے جس پر پورے دین کا انحصار ہے اگر یہ عقیدہ محفوظ ہے تو پورا دین محفوظ ہے اگر یہ عقیدہ محفوظ نہیں تو پھر دین بھی محفوظ نہیں۔ اس عقیدے کے تحفظ میں خلیفۂ اول حضرت ابوبکر صدیقؓ کی قربانیوں کا ضرور ذکر فرماتے کہ مدعی نبوت مسیلمہ کذاب سے جو معرکہ ہوا اس میں بائیس ہزار مرتدین قتل ہوئے اور ۱۲۰۰ کے قریب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جام شہادت نوش فرمایا، جن میں ۶۰۰ کے قریب تو حفاظ اور قراء تھے حتیٰ کہ اس معرکہ میں بدری صحابہ کرامؓ نے اپنی قیمتی جانوں کا نذرانہ پیش کر دیا؛ مگر اس عقیدہ پر آنچ نہ آنے دی۔

آخری ملاقات:

گزشتہ سے پیوستہ سال برادر عزیز حافظ عبدالمقتدر عمران کے ہمراہ شعبان المعظم کے اواخر میں دیوبند حاضری ہوئی، روانگی سے ایک یوم قبل مسجد چھتہ میں نماز عشاء سے فارغ ہو کر مسجد کے برآمدے سے گزر رہے تھے کہ سامنے قاری صاحب سے ملاقات ہوگئی، قاری صاحب نے نئے چہرے دیکھ کر خیر خیریت معلوم کی اور نام دریافت کیا، راقم آثم نے اپنا نام بتایا کہ عبدالرشید طلحہ حیدرآباد سے۔ آپ نے قدرے استعجاب سے پوچھا عبدالرشید طلحہ نعمانی؟ جن کے مضامین الجمعیۃ وغیرہ میں طبع ہوتے ہیں؟ احقر نے ڈرتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا، پھر حافظ عمران صاحب کا تعارف پوچھا تو بتایا گیا کہ عصر حاضر پورٹل کے مدیر ہیں۔ لفظ پورٹل کی تشریح معلوم کی اور ایک دو منٹ اس حوالے سے گفتگو ہوئی۔ اخیر میں قیام کے حوالے سے معلوم کیا کہ مزید کتنے دن رہیں گے، ہم نے کہا کہ مہمان خانے میں قیام ہے اور کل صبح روانگی ہے تو دعائیں دے کر رخصت فرمایا۔

افسوس کہ حضرت والا نور اللہ مرقدہ سے یہی ملاقات آخری ملاقات ثابت ہوئی اور آپ ہمیشہ کے لئے قبرستانِ قاسمی میں محو خواب ہوگئے۔ حق تعالیٰ آپ کی بال بال مغفرت فرمائے، آپ کی دینی وملی خدمات کو قبول فرمائے اور امت کو آپ کا نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ ☆☆

تحفظ ختم نبوت کانفرنس، صوابی

رپورٹ: مولانا ڈاکٹر سعید الحق جدون

شامنصور صوابی میں ہر سال کی طرح امسال بھی سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس ۶، ۷، ر نومبر ۲۰۲۱ء کو منعقد ہوئی۔ جس میں ملک بھر کے جید علما کرام ومشائخ، مشہور نعت خوان حضرات اور کثیر تعداد میں عاشقانِ ختم نبوت نے شرکت کی۔ عالمی مجلس ختم نبوت نے حسب سابق امسال بھی بندہ کو اس روحانی مجلس کی رپورٹ لکھنے کا شرف عطا کیا۔ اس لئے اخبارات اور رسال وجرائد کے علاوہ اس دفعہ اس کانفرنس کی مختصر روئیداد واٹسپ گروپس اور فیس بک کے احباب کے ساتھ استفادہ عام کے لئے شیئر کی گئی۔

اس روحانی اجتماع کا آغاز قاری رحمت الٰہی صاحب کی تلاوت سے ہوا۔ پہلے سیشن میں اسٹیج سیکریٹری کی خدمات مفتی رسال محمد صاحب نے سرانجام دیں۔ حافظ شاہ حامد صاحب نے نعت رسول مقبول پیش کی۔ اس کے بعد اس کانفرنس کے روح رواں حضرت الشیخ اعزاز الحق حفظ اللہ نے تمہیدی کلمات پیش کئے، جس میں انہوں نے عقیدہ ختم نبوت کی ضرورت واہمیت پر پُرمغز بات کی۔ حضرت شیخ حفظ اللہ کے تمہیدی کلمات کے بعد شیخ القرآن مولانا اسداللہ نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ تمام انبیا کرام علیہم السلام میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت اور امتیازی وصف تاج ختم نبوت ہے، یہی وجہ ہے کہ ختم نبوت ہمارا مشن ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت میں جامعیت اور عالمگیریت ہے، جس کا تقاضا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت بھی عالمگیر ہے جو کسی دور کے ساتھ خاص نہیں ہے۔

نماز عصر کے بعد نعت خواں راج محمد کے نعتیہ کلام کے بعد مولانا قاری اکرام الحق صاحب نے ختم نبوت کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا: آج مغربی دنیا ختم نبوت کے دشمنوں کو سپورٹ کررہی ہے چاہے وہ امریکا ہو یا برطانیہ، فرانس ہو یا کینیڈا۔ وہ اس بات میں اس حد تک متعصّبانہ رویہ رکھتے ہیں کہ فیس بک پر ایک پوسٹ دینے سے آئی ڈی کو بلاک کرتے ہیں اور مسلمانوں کو اظہار آزادی رائے کی ترغیب دیتے ہیں لیکن وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کو بھی آزادی رائے سے تعبیر کرتے ہیں۔ یادرکھئے کہ ان حیلوں بہانوں سے ختم نبوت کے لئے مسلم امہ کی آوازوں کو نہیں دبایا جاسکتا ہے۔

مغرب کی نماز پڑھنے کے بعد واصف الرحمٰن رحیمی صاحب نے نعت پیش کی۔ اس کے بعد مولانا قاضی ارشد الحسینی صاحب نے تقریر شروع کی اور فرمایا کہ آج اس پنڈال میں اس عظیم مجمع کو دیکھ کر دارالعلوم دیوبند کا صد سالہ پروگرام یاد آیا لیکن جہاں تک مجھے اندازہ ہوتا ہے وہ یہ کہ اس میں اس خانقاہ شمسیہ کا بہت بڑا کردار رہا ہے۔ یہاں اس عظیم اجتماع میں پٹھانوں کی اس قدر خاموشی اور ادب کے ساتھ اُردو زبان میں تقاریر سننا بھی خانقاہ کی تربیتی اثر کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ توحید والے باادب ہوتے ہیں جو جتنا بڑا موحد ہوگا اس قدر مودب بھی ہوگا۔ نعت خواں نادر شاہ نے مائیک لے کر ختم نبوت زندہ اور قادیانی مردہ باد پر منظوم کلام پیش کیا۔

رئیس دارالافتا جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک مفتی غلام قادر مدظلہ نے اپنی تقریر میں کہا کہ ختم نبوت ایک مضبوط عقیدہ ہے جس سے انکار کی وجہ سے بندہ ایمان سے نکل جاتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نیا نبی آنے والا نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ ختم نبوت کے حوالے سے عصری ذمہ داریوں کو نبھانے کی ضرورت ہے، اس کے بعد مفتی غنی الرحمٰن صاحب نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم نشر واشاعت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی صاحب کو دعوت دی انہوں نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت ایک بنیادی عقیدہ ہے، اگر یہ عقیدہ ہو تو نماز، زکوٰۃ اور روزہ وحج ہوگا، لیکن اگر یہ عقیدہ نہ ہو تو ایمان بھی نہیں رہے گا جب ایمان نہ ہو تو ارکان اسلام کیسے بچ جائیں گے؟ جس نے نبوت کا دعویٰ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وہ کافر ہے چاہے وہ مسیلمہ کذاب ہو یا مرزا غلام

احمد قادیانی۔ موصوف نے اپنی تقریر میں یورپی یونین کی موجودہ قرارداد کو ہدف تنقید بنایا اور اس کی ایک ایک شق کی وضاحت کرتے ہوئے اس پر ناقدانہ جائزہ پیش کیا۔ اس سلسلے میں انہوں نے یورپی یونین کے اہداف و مقاصد کو بیان کرتے ہوئے اس کی روک تھام کے لے مفید سفارشات اور تجاویز سے مجمع کو مستفید فرمایا۔

دوسرے دن کانفرنس کا آغاز شیخ الادب مولانا روح الامین کے ترجمہ قرآن اور تفسیر سے ہوا۔ نعت خوانی کے بعد اسٹیج سیکریٹری مفتی غنی الرحمٰن صاحب نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقامی نائب امیر مفتی نصیر محمد صاحب کو دعوت دی، انہوں نے کہا کہ اس کانفرنس کا تعلق براہ راست نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے ہے۔ ختم نبوت کے عقیدے کا مطلب یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ انہوں نے عقیدۂ ختم نبوت کے لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی قربانیوں کا تذکرہ کیا۔ اس تناظر میں انہوں نے قادیانیت کے دجل وفریب اور اہل ہند کی قربانیوں کے واقعات سنا کر مجمع سے یہ مطالبہ کیا کہ ختم نبوت کے لئے قربانی دینے کے لے تیار رہنا چاہیے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب مرکزی امیر خواجہ عزیز احمد حفظہ اللہ کی تقریر ساڑھے نو بجے شروع ہوئی۔ انہوں نے اس عظیم الشان کانفرنس کے انعقاد پر اہل صوابی کو داد دی انہوں نے کہا کہ پاکستان دو قومی نظریہ کی بنیاد پر آزاد ہوا ہے قائد اعظم نے کہا تھا کہ یہاں اقلیتوں کو حقوق ملیں گے لیکن اقلیتوں کو پاکستان کے قانون کو ماننا پڑے گا، اس دور میں قضیہ یہ ہے کہ بعض طبقے پاکستانی آئین کو تسلیم ہی نہیں کرتے ہیں۔ میں کھل کر کہتا ہوں کہ اگر قادیانی آج بھی پاکستان اور پاکستانی آئین کو تسلیم کریں ہمارا ان کے ساتھ کوئی مسئلہ نہیں ہوگا اور آئندہ کے لئے اس طرح کی کانفرنسیں نہیں ہوں گی۔ ہم عیسائیوں کے خلاف کانفرنس نہیں کرتے ہیں تو قادیانیوں کے خلاف کیوں کرتے ہیں؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ پاکستان اور پاکستانی آئین کو نہیں مانتے ہیں۔ واضح رہے کہ یہ صرف مولوی کا مسئلہ نہیں بلکہ ہر پاکستانی کا مسئلہ ہے۔

مولانا پیر حزب اللہ جان صاحب نے اپنی تقریر میں کہا کہ بچہ جب پیدا ہوجائے تو اس کے ایک کان میں اذان اور دوسرے میں اقامت کہی جاتی ہے۔ دونوں کی ابتدا اللہ کی بڑائی سے ہوتی ہے۔ اس کا فلسفہ یہی ہے کہ ابتداء سے انتہا تک اللہ کی ذات سے محبت رکھنا ہے۔ اللہ کی محبت کا ایک راستہ توبہ ہے۔ اس لئے اس مجلس میں توبہ کی جائے۔ اس سے ہمارے اندر خوف خداوندی پیدا ہوگا۔ اس طرح محبت رسول کے لئے ان تقاضوں کو پورا کرنا چاہئے جس کی بنیاد عقیدہ ختم نبوت ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی محبت سے عبادت میں حلاوت نصیب ہوگی۔

شیخ الحدیث مولانا عبدالہادی حفظہ اللہ نے اپنی تقریر میں اس عظیم کانفرنس کے بہترین انتظام پر شیخ طریقت مولانا اعزاز الحق مدظلہ اور ان کے رفقائے کار کی خدمات کو سراہا اور اس پس منظر میں شامنصور کی قرآنی، حدیثی اور علمی خدمات کو بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ یہ ایک خوشخبری ہے کہ اب ختم نبوت کے تحفظ کے لئے بھی سالانہ جلسہ ہر سال یہاں شامنصور منعقد ہوتا ہے۔ یہ دراصل یہاں کے شیوخ کی کرامت ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ عقیدہ تحفظ ختم نبوت کے لئے قربانی کی ضرورت ہے چاہے وہ مالی قربانی ہو یا جانی، اس لئے اہل اسلام کو یہ قربانی دینا پڑے گی جس طرح ہمارے اکابر نے دی تھی۔

سابق وزیر تعلیم شیخ الحدیث مولانا فضل علی حقانی صاحب نے اہل صوابی کی طرف سے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ صاحب نے اپنی تقریر میں قرآن، احادیث اور اجماع صحابہ کرامؓ سے عقیدہ ختم نبوت پر دلائل پیش کئے اور کہا کہ سب سے پہلا اجماع عقیدہ ختم نبوت پر ہوا ہے۔ عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت پر اکابر اہل علم کے اقوال کو مربوط انداز میں بیان فرمایا۔ انہوں نے دوٹوک الفاظ میں کہا کہ اگر عقیدہ ختم نبوت محفوظ ہو تو ایمان اور قرآن محفوظ رہے گا۔

کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے شیخ القرآن مولانا نورالہادی صاحب نے خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا کہ جھوٹے مدعیان نبوت کے پیچھے یہود کا ہاتھ ہوا کرتا ہے۔ انہوں نے قرآنی آیات کے تناظر میں توہین رسالت اور ایذائے رسول کی تفصیلی وضاحت کی۔ زیادہ سے زیادہ درود شریف پڑھنے اور عقیدۂ ختم نبوت کے لئے بھرپور محنت کرنے کی مجمع کو ترغیب دی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ علامہ حافظ ناصرالدین مدظلہ نے نبوت اور خلافت کے اسلامی تصورات اور جدید اشکالات کا عالمانہ محاکمہ کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ ختم نبوت کا منصب اس امت کے ساتھ خاص ہے اور دین کی تکمیل کا قرآنی تصور یہی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آخری پیغمبر ہیں اور امت مسلمہ آخری امت

ہے۔ آپ کے بعد شیخ الحدیث مولانا عبدالغفار صاحب نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ صوابی کی سرزمین پر فقید المثال کانفرنس کے بارے میں نے سنا تھا لیکن آج یہاں پر لوگوں کی دینی حمیت اور جذبہ کو دیکھ کر میرا دل خوشی سے جھوم اٹھا۔ انہوں نے حضرت الشیخ اعزازالحق صاحب اور ان کے رفقائے کار کو ہدیہ تبریک پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ آج قادیانی مسلمانوں کو ختم نبوت کے نام سے گمراہ کررہے ہیں۔ اس فتنے کے تدارک کے لئے اکابر اہل علم نے بڑی قربانیاں دی ہیں۔ ان قربانیوں کے نتیجہ میں یہ طبقہ اقلیت قرار دیا گیا ہے۔ آج اس ایکٹ کو ختم کرنے کے لئے کوششیں کی جارہی ہیں، اگر یہ لوگ آئین پاکستان کو مان لیں تو ہمارا ان کے ساتھ کوئی جھگڑا نہیں ہے لیکن یاد رہے کہ یہ لوگ آئین پاکستان کو تسلیم نہیں کریں گے۔

جنرل سیکریٹری جمعیت علمائے اسلام مولانا عطاالحق درویش صاحب نے کہا کہ ختم نبوت کا یہ عقیدہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بیان کیا ہے جو بھی اس پر حملہ کرتا ہے مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے ہم اس کا دفاع کریں گے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مفتی محمد راشد مدنی صاحب نے اپنی تقریر میں معجزات عیسیٰ علیہ السلام کے تناظر میں قادیانی شبہات کا علمی تعاقب کیا اور دلائل کی بنیاد پر ان کے تصور پر نقد کیا۔ انہوں نے کہا کہ جو ہمارے نبی کا نہیں ہوا وہ ہمارا نہیں ہوسکتا ہے۔ انہوں نے یہ بھی واضح کیا کہ طلبہ وطالبات کو خود قادیانی لٹریچر مطالعہ نہیں کرنا چاہئے۔ اس سے فائدے کے بجائے نقصان کا اندیشہ ہے۔

مجلس کے صوبائی امیر مفتی شہاب الدین پوپلزئی صاحب نے کہا کہ ہمارے یہاں آنے کا مقصد عقیدۂ ختم نبوت کی اس تحریک میں اپنا حصہ ڈالنا ہے۔ علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے بیماری کی حالت میں مقدمۂ بہاولپور میں شرکت کی اور فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کروں اور یہی میرے لئے نجات اور بخشش کا ذریعہ بنے۔ انہوں نے کہا کہ ختم نبوت کے لئے اللہ تعالیٰ نے مجلس تحفظ ختم نبوت سے بڑا کام لیا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرمائے۔ آخر میں شیخ اعزازالحق حفظہ اللہ نے قادیانی نواز لوگوں کو للکارا اور فرمایا کہ اگر کوئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس پر حملہ کرے گا تو ہم ہر میدان میں اس کا دفاع کریں گے زندگی کے آخری لمحے تک ہمارا یہی مشن ہوگا۔ موصوف کی رقت آمیز دعا سے یہ علمی وروحانی اجتماع اختتام تک پہنچ گیا۔

یہ تھی اس کانفرنس کی مختصر کارگزاری، اس کے علاوہ اس مجلس کے کئی پہلو ہیں جس پر لکھنے سے ایک ضخیم مقالہ بن سکتا ہے لیکن اس مجلس میں جس چیز نے مجھے متاثر کیا وہ ختم نبوت کے گمنام سپاہی تھے جو سرد رات میں جگہ جگہ کھڑے ہوکر پہرہ دے رہے تھے۔ یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جن کا نہ کوئی نام ہوتا ہے اور نہ پہچان، بس اخلاص اور للّٰہیت کی بنیاد پر خدمات سرانجام دیتے ہیں۔ میرا یہ یقین ہے کہ شیخ اعزازالحق صاحب بھی ان کو نہیں جانتے ہوں گے لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ گمنام سپاہی جن کے لئے خدمات سرانجام دیتے ہیں ان شاءاللہ! وہ ایک دن اس کا بدلہ شفاعت حسنہ اور جام کوثر کی شکل میں دے گا۔ میرے لئے اس اجتماع کا قابل رشک پہلو یہی ہے اللہ تعالیٰ ہماری ان خدمات کو قبول فرمائے۔

☆☆......................☆☆

روحانی بیماری اور روحانی علاج کا مفہوم

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ فرماتے ہیں: ’’اپنے کو اونچا سمجھنا اور بڑا سمجھنا، یہ انسان کی روح کی بیماری ہے اور اکابر فرماتے ہیں ام الامراض ہے، تمام بیماریوں کی ماں ہے۔ ساری روحانی بیماریاں اسی سے جنم لیتی ہیں۔ آج کل لوگ نہ معلوم روحانی بیماریاں کس کو سمجھتے ہیں اور روحانی علاج کس کو سمجھتے ہیں؟ تعویذ گنڈے کا نام، دم درود کا نام، عملیات کا نام لوگوں نے روحانی علاج رکھ رکھا ہے، مجھ سے لوگ پوچھتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ میں نہیں جانتا بھائی۔ روح کی بیماری اور روح کے علاج کو روحانی بیماری اور روحانی علاج کہا جاتا ہے، بھائی! تم نے روحانی بیماری اور روحانی علاج کا مفہوم بدل ڈالا۔ یہ تعویذ گنڈے اور یہ دم درود اور یہ جھاڑ پھونک، اس کے لئے تو مسلمان ہونا بھی شرط نہیں۔ کافر بھی یہ کام کرتے ہیں۔ تم اس کو روحانی علاج کہتے ہو اور یہ جادو ٹونے ٹوٹکے سب سے زیادہ چوڑے کرتے ہیں (عیسائی) لوگوں نے بنالیا ہے سفلی عمل، اور ایک روحانی علاج بنالیا ہے۔ یہ روحانی علاج نہیں ہے۔ جو بیماریاں کہ تمہارے جسم کو لاحق ہوتی ہیں، ان کے علاج کو جسمانی علاج کہتے ہیں۔ چاہے وہ دم درود کے ساتھ کرو، چاہے دوائی کے ساتھ کرو اور جو بیماریاں تمہاری روح کو لاحق ہوتی ہیں۔ جیسے حسد کی بیماری ہے، کبر کی بیماری ہے، بخل کی بیماری ہے، کینہ کی بیماری ہے، عُجب کی بیماری ہے اور خود پسندی کی بیماری ہے۔ یہ روحانی بیماریاں ہیں اور ان کے علاج کا نام روحانی علاج ہے۔ (مرسلہ: مفتی محمد الیاس لدھیانوی)

عظیم الشان و یادگار

تحفظ ختم نبوت کانفرنس، خان پور

رپورٹ: عرفان احمد عمرانی

پاکستان میں اقلیتوں کے حقوق اور مذہبی آزادی کے حوالے سے امریکی رپورٹ کو حکومت پاکستان اور علماء کرام نے مسترد کر دیا۔ امریکا نے اپنی تازہ رپورٹ میں دراصل اپنے ایجنٹوں قادیانیوں کے حوالے سے منفی پروپیگنڈا کیا ہے۔ حالانکہ ختم نبوت کے منکرین قادیانیوں کو اپنی عبادات اور رسومات کی مکمل آزادی حاصل ہے۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ موجودہ دور میں قادیانیوں کو مکمل سپورٹ بھی حاصل ہے۔ حتیٰ کہ بعض اہم پوسٹوں پر بھی قادیانی تعینات ہیں۔ اب تو انہیں مقامی پوسٹوں پر بھی تعینات کر کے مسلمانوں میں اضطراب پیدا کیا جا رہا ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، جمعیت علماء اسلام اور دیگر دینی تنظیمیں، حکومت کی قادیانیت نوازی پر سراپا احتجاج ہیں۔ امریکا کو بھارت میں سب سے بڑی اقلیت مسلمانوں کے ساتھ روا رکھا جانے والا ظلم و ستم نظر نہیں آ رہا ہے۔ امریکی رپورٹ میں ہندوستان میں مسلمانوں کے مذہبی و انسانی حقوق چھیننے پر مکمل پردہ ڈال رکھا ہے۔ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی مظالم کو مکمل طور پر نظرانداز کر کے صرف پاکستان کی اقلیتوں کا مسئلہ اٹھا کر مسلمانوں اور پاکستان کو بدنام کرنے کی کوشش کی ہے۔ قانون کی رو سے قادیانی غیر مسلم اقلیت ہیں۔ ان پر شعائر اسلام استعمال کرنے پر پابندی ہے۔ مگر قادیانی اپنی عبادت گاہوں میں شعائر اسلام استعمال کرتے ہوئے سادہ لوح مسلمانوں کو بھی گمراہ کرنے میں مصروف ہیں۔ دوردراز علاقوں کے ان پڑھ مسلمانوں کو اپنے جال میں پھنسا رہے ہیں۔ مسلمانوں کے احتجاج کے باوجود حکومت کوئی کارروائی نہیں کر پاتی۔ قادیانیوں کی بڑھی ہوئی سرگرمیوں کے خلاف ملک بھر میں تحفظ ختم نبوت کانفرنسوں کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ ملتان، لاہور، راولپنڈی کے بعد چناب نگر میں بڑی عظیم الشان کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ اسی طرح گزشتہ دنوں خان پور میں بھی تاریخ ساز کانفرنس منعقد ہوئی، جس میں مطالبہ کیا گیا کہ حکومت قادیانیت نوازی ترک کر دے۔

> **کانفرنس میں عہد کیا گیا کہ ختم نبوت اور ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا**

کانفرنس میں عہد کیا گیا کہ ختم نبوت اور ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔ کانفرنس سے قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن، مولانا اللہ وسایا، مولانا عبدالغفور حیدری، سیّد کفیل شاہ بخاری، مولانا راشد سومرو و دیگر نے خطاب کیا۔ کانفرنس میں جے یو آئی (ف)، (س) مجلس احرار کے کارکنوں کے علاوہ اہل مدارس نے بھی کثیر تعداد میں شرکت کی۔ سٹی پارک خان پور میں بھی ضلعی امیر مولانا خلیل الرحمٰن درخواستی اور ضلعی جنرل سیکریٹری مفتی نعمان حسن لدھیانوی کی زیرنگرانی تحفظ ختم نبوت کانفرنس میں جنوبی پنجاب کے اضلاع کے صدور اور جنرل سیکریٹریز، جید علماء کرام، مشائخ عظام اور عوام کا ایک جم غفیر کانفرنس میں موجود تھا۔ کانفرنس سے جمعیت علماء اسلام و پی ڈی ایم کے مرکزی سربراہ مولانا فضل الرحمٰن نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حکمران بیرونی قوتوں کی خوشنودی کے لئے ملک کو سیکولرازم کی طرف لے جا رہے ہیں۔ جمعیت علماء اسلام عوام کے ساتھ مل کر کسی بیرونی ایجنڈے کو قبول نہیں کرے گی۔ ہمارا کارواں حکومت گرانے کے لئے چل پڑا ہے، جو رکے گا نہیں اور نہ ہی کسی میں روکنے کی

طاقت ہے۔ ہم پاکستان اور پاکستان کی دشمن قوتوں کے ایجنٹوں سے ملک کو آزاد کرانا چاہتے ہیں۔ انہیں چاہیئے تھا کہ کم از کم کوئی عقل والا ایجنٹ ملک میں بھیجتے۔ اسٹیبلشمنٹ کو بھی عمران خان جیسی مخلوق چاہیئے تھی، ہم اسے حکمران نہیں بین الاقوامی قوتوں کی کٹھ پتلی تصور کرتے ہیں۔

عمران خان کو بین الاقوامی منصوبہ بندی کے تحت دھاندلی کے ذریعے لایا گیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم آزاد قوم ہیں، غلامی نہیں کرسکتے، کٹھ پتلی حکمران ہمارے اسلامی اقدار پر حملہ آور ہیں۔ ہمیں ہمارا قومی، جمہوری حق چاہیئے۔ ہم ان کی غلامی کسی صورت نہیں کرسکتے۔ پاکستان کی سیاست کے غیر ضروری عنصر عمران خان کو ملک و قوم پر مسلط کرنے والے عام آدمی کی حالت زار پر رحم کریں۔ مہنگائی نے عام آدمی کو بے بس کردیا ہے۔ لوگ خودکشیاں کررہے ہیں، کسان مزدور رو رہے ہیں۔ عام آدمی کی زندگی اجیرن ہوچکی ہے۔ کیا اسلامی ریاست کا یہی تصور ہے؟ کان کھول کرسن لیں، سیاسی قوت عوام ہیں۔ ہماری قوت اسلحہ نہیں، ہم آئین کے دائرے میں رہ کر جدوجہد کررہے ہیں۔ ہمیں اس حق سے محروم کرنے کی کوشش نہ کی جائے۔ ہمیں آئی ایم ایف کی غلامی منظور نہیں۔ ہم ملک کو ان چیزوں سے آزاد کرانا چاہتے ہیں۔ عوام کے سمندر کے آگے ٹھہرنا اب حکومت کے بس کا کام نہیں۔

جمعیت علماء اسلام کے مرکزی جنرل سیکریٹری مولانا عبدالغفور حیدری نے اپنے خطاب میں کہا کہ قوم پر جو حکومت مسلط کی گئی ہے۔ اس کا کردار سب کے سامنے ہے، ملک کی معیشت تباہی کے دہانے پر پہنچ چکی ہے۔ احتساب کے نام پر سیاست دانوں کی پگڑیاں اچھالی جارہی ہیں۔ ہمارے ملک پر جو قوتیں براجمان ہیں، ان کا دامن سیاہ ہے اور وہ قومی خزانے کو بے دردی سے لوٹ رہے ہیں۔ آج ہمارے ملک کی خارجہ پالیسی بھی آزاد نہیں ہے۔ آج حکومت کے پاس تنخواہیں دینے کے لئے پیسے نہیں ہیں۔ ہم سلیکٹڈ حکمرانوں کو گھر بھیجنے کے لئے جدوجہد کررہے ہیں۔ مولانا امجد خان نے کہا کہ اب ملک میں اسلامی انقلاب ہی آئے گا، مکہ مدینہ کا نظام آئے گا۔ اکابرین کی قربانیوں سے یہ ملک بنا، پاکستان مدینہ کی اسلامی ریاست مولانا فضل الرحمٰن کی قیادت میں ہی بنے گی۔ قیامت تک ختم نبوت کا پرچم لہراتا رہے گا۔ جمعیت علماء اسلام ختم نبوت کے عقیدے کے تحفظ کی جنگ لڑے گی اور ہم عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ہر قربانی دینے کے لئے تیار ہیں۔ ”ملا“ کہلوانے والے آج بھی زندہ ہیں، کل بھی زندہ تھے۔ افغانستان میں انقلاب آگیا ہے۔ اب اس کے اثرات کشمیر فلسطین پر بھی پڑیں گے۔ ۲۰۲۲ء میں الیکشن ہوگا۔ پاکستان کا وزیر اعظم مولانا فضل الرحمٰن بنے گا۔ ہمارے بغیر حکومت بنتی نہیں، بن جائے تو چلتی نہیں۔ آج معیشت تباہ ہوکر رہ گئی ہے، لوگ اپنے بچے تک فروخت کررہے ہیں، حکومت میں چینی چور، آٹا چور بیٹھے ہیں۔

جمعیت علماء اسلام صوبہ سندھ کے جنرل سیکریٹری مولانا راشد محمود سومرو نے کہا کہ میرے قائد نے پاکستان کو بچانے کی قسم کھائی ہے۔ مولانا کی قیادت میں حکومت سے ٹکرانا پڑے گا۔ ہم ان کا سیاسی جنازہ پڑھانے کے لئے تیار ہیں۔ لاڑکانہ سے اسلام آباد تک اس تاج وتخت کو نیست ونابود کریں گے۔ مجلس احرار اسلام کے مرکزی امیر مولانا سیّد محمد کفیل شاہ بخاری نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت پر کوئی مفاہمت نہیں ہوسکتی۔ اگر کوئی اس عقیدے پر حملہ آور ہوگا تو مسلمان صدیقی جذبے سے سرشار ہوکر اس کا مقابلہ کریں گے اور مسلمانوں کے ایمان کا تحفظ کیا جائے گا۔ عالمی طاغوتی طاقتیں اور ان کے ایجنٹوں میں سے کسی نے اس عقیدے کو میلی آنکھ سے دیکھا تو پوری قوم رکاوٹ بن کر کھڑی ہوگی اور ان کا جینا محال ہوجائے گا۔ ہمیں اپنے اسلاف نے حق کا راستہ دکھایا ہے، قادیانیت کا محاسبہ جاری رہے گا اور ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اپنی جان بھی دینے کے لئے تیار ہیں۔ جمعیت علماء اسلام کے مرکزی سینئر نائب امیر مولانا محمد یوسف، مولانا فضل الرحمٰن درخواستی، مولانا پیر جمیل الرحمٰن درخواستی، جمعیت علماء اسلام تحصیل رحیم یار خان کے امیر مولانا عامر فاروق عباسی، ضلعی نائب امیر قاری ظفر اقبال شریف، مولانا احمد الرحمٰن درخواستی، مولانا ضیاء الرحمٰن درخواستی، پیر کفایت اللہ درخواستی، طیب سعید لغاری، ضلعی ناظم مالیات محمد شاہد جالندھری، حافظ ناصر علیم بھٹی، حافظ حسین احمد مدنی، خورشید احمد، ابوذر علیم بھٹی ودیگر نے بھی شرکت کی۔

قادیانی اسلام کا لبادہ اوڑھ کر ضلع رحیم یار خان کے پسماندہ علاقوں میں امداد کا لالچ دے کر سادہ لوح نوجوانوں کو گمراہ کرنے، انہیں مرتد بنانے کی کوشش کررہے ہیں۔ ایسے حالات میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس اور تبلیغی مہمات کی سخت ضرورت ہے۔

(بشکریہ روزنامہ اسلام کراچی، یکم دسمبر۲۰۲۱ء)

مبلغینِ ختم نبوت کا سہ ماہی اجلاس

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین کا سہ ماہی اجلاس ۲/ دسمبر ۲۰۲۱ء بعد نماز ظہر دفتر مرکزیہ ملتان میں منعقد ہوا۔ صدارت مولانا اللہ وسایا مدظلہ، تلاوت مولانا توصیف احمد، گزشتہ اجلاس کی کارروائی خواندگی مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے کی۔

اجلاس میں گزشتہ سہ ماہی میں وفات پانے والے حضرات کے ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی اور دعا کی گئی۔ مرحومین کی فہرست درج ذیل ہے: مولانا صاحبزادہ رشید احمد، مولانا نورالاسلام بنگلہ دیش، چوہدری ریاست علی، حاجی فرزند علی بہاولنگر، مولانا قاری جان محمد رشیدی گگومنڈی، مولانا قاری گلزار احمد گوجرانوالہ، قاری محمد اصغر گوجرانوالہ، مولانا عبدالباقی چیچہ وطنی، قاری زبیر احمد بہادر نگر فارم اوکاڑہ والد محترم مفتی محمد شعیب، والد مولانا محمد عمر لکھوی کھڈیاں، مولانا عبدالخالق جلووالی تونسہ، مولانا غلام اکبر کے والد گرامی تونسہ بیراج، حافظ محمد اقبال انصاری کوٹ ادو، والدہ ماجدہ قاری حمید احمد بھکر، عثمان لیاقت فوجی کلورکوٹ، مفتی شفقت علی سرگودھا، مولانا فیض اللہ جلال پور، ملک محمد حنیف غفاری ایڈووکیٹ بہاولپور، حافظ محمد یعقوب گوجرہ، ماسٹر محمد علی گوجرہ، اہلیہ حافظ محمد ناصر گجر فیصل آباد، حافظ شفیق الرحمٰن خانیوال، ملک بشارت دوالمیال چکوال۔

سہ سالہ ممبر سازی: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دستور کے مطابق ہر تین سال کے بعد مجلس کی ممبر سازی اور جماعتوں کی تشکیل جدید کی جاتی

رحمۃ للعالمین وتحفظ ختم نبوت کانفرنس لیاری

کراچی (مولانا محمد کلیم اللہ نعمان) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام لیاری ٹاؤن میں تاریخ ساز رحمۃ للعالمین وتحفظ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ کانفرنس کا آغاز قاری شاہ روم، قاری نعیم اللہ کی تلاوت سے کیا گیا۔ ہدیہ نعت وترانہ ختم نبوت معروف نعت خواں مولانا محمد حبیب اللہ ارمانی، مولانا محمد عثمان شاکر نے پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے عالمی روحانی شخصیت پیر ذوالفقار نقشبندی مجددی مدظلہ نے کہا کہ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا میں سب سے بڑے آئیڈیل بنا کر بھیجے گئے، ان کی زندگی صرف مسلمان نہیں بلکہ پورے عالم میں بسنے والے تمام انسانوں کے لئے مثالی نمونہ ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا حافظ محمد اکرم طوفانی مدظلہ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پورے عالم کے لئے رحمت بنا کر بھیجے گئے اور تمام عالم اسلام کے مسلمانوں کا فریضہ ہے کہ تاج ختم نبوت کی حفاظت کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہ کریں۔ مہمانانِ گرامی میں مولانا محمد رفیق جامی (فیصل آباد)، مولانا سعید یوسف کشمیری، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد، جمعیت علمائے اسلام کراچی کے مرکزی راہنما قاری محمد عثمان نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تحفظ ختم نبوت کا کام روحانی تسکین کا ذریعہ ہے۔ عقیدۂ ختم نبوت مسلمانوں کا بنیادی اور قیمتی اثاثہ ہے، جس کی حفاظت کے لئے ہر دور میں اللہ رب العالمین نے جاں نثاروں کو پیدا کیا ہے۔ کانفرنس سے جمعیت علمائے اسلام ضلع جنوبی کے رہنما مولانا نورالحق، راقم الحروف، مولانا محمد نعیم اللہ، مولانا مسعود احمد لغاری، مولانا حضرت حسین فاروق، تربت کے مولانا احمد شاہ نے بھی خطاب کیا۔ پروگرام میں مولانا محمد یوسف افشانی، سماجی راہنما محمد بلال، سردار عزیر لال، مولانا محمد رضوان، حافظ سیّد عرفان علی، مولانا محمد شعیب کمال، مفتی محمد اسحاق مصطفیٰ، مولانا محمد قاسم، مولانا عطاء الرحمٰن رحمانی، مولانا محمد نعمان ارمان مدنی، مفتی عبدالمتین سمیت دیگر احباب نے بھی شرکت کی۔

ہے۔ چنانچہ مجلس کی ممبر سازی جنوری سے جون ۲۰۲۲ء تک جاری رہے گی۔ جولائی سے تشکیل جماعتوں کا مرحلہ مکمل کیا جائے گا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین کو اپنے اپنے درجہ ذیل حلقوں میں انچارج مقرر کیا گیا: مولانا قاضی احسان احمد: کراچی، مولانا محمد ابرار شریف: حیدرآباد، دادو، ٹنڈو الہیار، ٹنڈو محمد خان۔ مولانا محمد حنیف سیال: بدین، عمر کوٹ، تھرپارکر۔ مولانا مختار احمد: میر پور خاص ڈویژن۔ مولانا تجمل حسین: نواب شاہ، نوشہرو فیروز اور خیر پور میرس۔ مولانا ظفراللہ سندھی: لاڑکانہ، شکار پور۔ مولانا محمد حسین ناصر: سکھر ڈویژن۔ مولانا مفتی محمد راشد مدنی: رحیم یار خان۔ مولانا محمد اسحاق ساقی: بہاولپور، لودھراں اضلاع۔ مولانا محمد قاسم رحمانی: بہاولنگر۔ مولانا عبدالرزاق مجاہد: قصور، اوکاڑہ۔ مولانا عبدالحکیم نعمانی: ساہیوال، پاکپتن شریف۔ مولانا محمد سلمان معاویہ: جھنگ۔ مولانا محمد خبیب: ٹوبہ ٹیک سنگھ اور فیصل آباد کی تحصیل سمندری۔ مولانا عبدالرشید غازی: فیصل آباد اور اس کی بقیہ تحصیلیں۔ مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا محمد خالد عابد: سرگودھا۔ مولانا محمد نعیم: خوشاب، میانوالی، ضلع خوشاب بالخصوص جوہر آباد کے نگران مولانا اظہار الحسن ہوں گے، بہ مشاورت نائب امیر مرکزیہ مولانا صاحبزادہ عزیز احمد۔ مولانا محمد قاسم سیوطی: منڈی بہاؤالدین، گجرات۔ مولانا محمد طارق: راولپنڈی ڈویژن۔ مولانا محمد طیب: اسلام آباد، ہزارہ ڈویژن۔ مولانا فضل الرحمٰن منگلہ: شیخوپورہ، ننکانہ صاحب، ننکانہ کا انتخاب بہ مشاورت جناب محمد متین خالد۔ مولانا فقیراللہ اختر، مولانا شرافت علی: سیالکوٹ، نارووال۔ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا عبدالنعیم: لاہور۔ مولانا مفتی خالد میر: جہلم، چکوال و آزاد کشمیر۔ مولانا عابد کمال: خیبر پختونخواہ بہ مشاورت مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی مدظلہ۔ مولانا غلام مصطفیٰ، مولانا توصیف احمد: چنیوٹ، چناب نگر و مضافات۔ مولانا حمزہ لقمان: ڈیرہ اسماعیل خان، مظفر گڑھ۔ مولانا محمد اویس، مولانا عنایت اللہ: بلوچستان۔ بلوچستان کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا۔ لورالائی، ژوب، خانوزئی، قلعہ سیف اللہ، چمن کے انچارج مولانا عنایت اللہ ہوں گے۔ تبلیغی پروگرام مذکورہ بالا اضلاع بہ مشاورت مولانا محمد اویس۔ مولانا محمد اویس: قلات، مستونگ، مچھ، سبی اور کوئٹہ سے کراچی کے راستہ کے علاقہ جات کے تبلیغی پروگرام بہ مشاورت مولانا قاضی احسان احمد۔ مولانا محمد ساجد: بھکر، لیہ اور مظفر گڑھ کا ڈیرہ روڈ سے شمالی حصہ۔

مبلغین کو ہدایت کی گئی کہ تشکیل جماعت میں قدیمی رفقاء کو نظر انداز نہ کیا جائے۔ تلہ گنگ کا انتخاب بہ مشاورت مولانا قاری عبیدالرحمٰن مدظلہ۔

مولانا ظفراللہ سندھی حضرت اقدس مولانا سائیں عبدالمجیب قریشی مدظلہ پیر شریف کی مشاورت سے اپنے اضلاع کے علاقوں میں انتخاب کرائیں گے۔

نیز پچیس ممبران پر ایک ممبر مرکزی مجلس عمومی کے لئے مقرر کیا جائے اور اس کا صاف ستھرا ڈاک کا پتہ مرکز کو بھیجا جائے تاکہ اسے مرکزی انتخابات میں شرکت کے لئے دعوت نامہ بھیجا جائے۔ ٹنڈو آدم اور گمبٹ بہ مشاورت مولانا قاضی احسان احمد۔ اگر کسی حلقہ میں انتخاب کرانا ممکن نہ ہو تو وہاں کسی ایک ساتھی کو نگران مقرر کیا جائے۔ مرکزی نائب امراً کا انتخاب چناب نگر کانفرنس کے موقع پر ہوگا۔

ختم نبوت کورس چناب نگر: سالانہ ختم نبوت کورس کے لئے میرٹ دینی اداروں کے طلبہ کرام سادسہ، سابعہ اور دورۂ حدیث شریف اور تخصص کے طلبہ کرام داخلہ لے سکتے ہیں اور دنیاوی و عصری تعلیم کے لئے کم از کم بی اے۔ دینی مدارس کے طلبہ کرام گزشتہ کلاس کی سند یا رزلٹ کارڈ بصورت دیگر جس مدرسہ کے طالب علم ہیں، اس مدرسہ کے مہتمم یا ناظم کا تصدیقی سرٹیفکیٹ۔

کورس کے انتظامات کے لئے حسب سابق مبلغین حضرات ڈیوٹی سرانجام دیں گے۔ ایسے ہی کورس میں تدریس کے لئے بھی حسب سابق مبلغین کرام تدریس کے فرائض سرانجام دیں گے۔ کورس میں داخلہ صرف دو دن ہوگا۔ یعنی ہفتہ و اتوار، بعد میں آنے والوں سے معذرت۔ آئندہ سہ ماہی کے لئے ختم نبوت کورس کے پہلے دس ابواب کا مطالعہ اور میٹنگ پر امتحان، ۲ر دسمبر ۲۰۲۱ء کو تمام مبلغین سے قادیانی شبہات کے جوابات جلد سوم کا تیرھویں باب سے آخر تک امتحان لیا گیا۔ ممتحن کے فرائض مولانا توصیف احمد، مولانا وسیم اسلم نے سرانجام دیئے۔ آئندہ اجلاس ۲۴ر فروری ۲۰۲۲ء کو ہوگا۔ احباب ۲۳ر فروری شام تک تشریف لائیں اور جمعہ پڑھا کر جائیں۔ اجلاس سے غیر حاضری میں کوئی عذر مسموع نہ ہوگا۔

☆☆..........................☆☆

ایک قادیانی شبہ کا جواب!

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

''یَا بَنِیْ آدَمَ إِمَّا یَأْتِیَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ یَقُصُّونَ عَلَیْكُمْ آیَاتِی۔''

(الاعراف:۳۵)

ترجمہ:''اے اولاد آدم کی اگر آئیں تمہارے پاس رسول تم میں کے کہ سنائیں تم کو آیتیں میری۔'' (ترجمہ شیخ الہندؒ)

شبہ: یہ آیت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔ لہٰذا اس میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد آنے والے انبیاء کرام علیہم السلام کا ذکر ہے۔ جب تک اولاد آدم کا سلسلہ جاری رہے گا نبوت کا سلسلہ بھی جاری رہے گا۔

جواب: اس سورۃ میں حضرت آدم وحوا علیہما السلام کی تخلیق، ان کے ہبوط الی الارض اور اولاد آدم کے توالد وتناسل بعد ازاں کے لئے ہدایات کا تذکرہ ہے۔ اولین اور براہِ راست اولاد آدم کو دی جانے والی ہدایات کا ذکر ہے، جو حکایت حال ماضیہ ہے اور اولین اولاد آدم سے انبیاء کرام بھیجے کا وعدہ ہے، جو پورا کیا گیا۔

''لَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ۔''

(الاعراف:۵۹)

ترجمہ:''بے شک بھیجا ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف۔'' (ترجمہ شیخ الہندؒ)

''وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا وَإِبْرَاهِیمَ وَجَعَلْنَا فِی ذُرِّیَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتَابَ۔''

(الحدید:۲۶)

ترجمہ:''اور ہم نے بھیجا نوح کو اور ابراہیم کو اور ٹھہرادی ان دونوں کی اولاد میں پیغمبری اور کتاب۔'' (ترجمہ شیخ الہندؒ)

''ثُمَّ بَعَثْنَا مِن بَعْدِهِم مُّوسَىٰ بِآیَاتِنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ۔'' (الاعراف:۱۰۳)

ترجمہ:''پھر بھیجا ہم نے ان کے پیچھے موسیٰ کو اپنی نشانیاں دے کر فرعون اور اس کے سرداروں کے پاس۔'' (ترجمہ شیخ الہندؒ)

''الَّذِینَ یَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِیَّ الْأُمِّیَّ الَّذِی یَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِندَهُمْ فِی التَّوْرَاةِ وَالْإِنجِیلِ۔'' (الاعراف:۱۵۷)

ترجمہ:''وہ لوگ جو پیروی کرتے ہیں اس رسول کی جو نبی امی ہے کہ جس کو پاتے ہیں لکھا ہوا اپنے پاس تورات اور انجیل میں۔'' (ترجمہ شیخ الہندؒ)

''قُلْ یَا أَیُّهَا النَّاسُ إِنِّی رَسُولُ اللَّهِ إِلَیْكُمْ جَمِیعًا۔'' (الاعراف:۱۵۸)

ترجمہ:''تو کہہ اے لوگو! میں رسول ہوں اللہ کا تم سب کی طرف۔''

ان آیات کے بعد پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر خیر کرتے ہوئے فرمایا:

''وَمِن قَوْمِ مُوسَىٰ أُمَّةٌ یَهْدُونَ بِالْحَقِّ۔'' (الاعراف:۱۵۹)

ترجمہ:''اور موسیٰ کی قوم میں ایک گروہ ہے جو راہ بتلاتے ہیں حق کی۔''

مذکورہ بالا انبیاء کرام علیہم السلام کے آخر میں سرور دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ فرمایا اور پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر ہوا۔ معلوم ہوا کہ اگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت جاری ہوتی تو اس نبی کا ذکر آتا، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر نہ آتا۔

۲:... امت مسلمہ دوقسم پر ہے۔ امت اجابت جس کو یاایہا الذین آمنوا سے ذکر کیا جاتا ہے۔ امت دعوت کو یاایہا الناس سے۔ امت مسلمہ کو یا بنی آدم سے کہیں براہِ راست خطاب نہیں کیا جاتا تو معلوم ہوا کہ یہ حکایت حال ماضیہ ہے۔

۳:... اولادِ آدم میں تو یہودی، عیسائی، ہندو، سکھ، ہیجڑے، عورتیں سب شامل ہیں، کیا ان میں بھی نبی آسکتے ہیں؟

۴:...''یا بنی آدم اما یاتینکم رسل'' میں رسولوں کے آنے کا ذکر ہے اور یا بنی آدم اما یاتینکم منی ھدی میں شریعت کے آنے کا ذکر ہے، تو کیا صاحبِ شریعت نبی بھی آسکتے ہیں؟ جس دلیل سے صاحبِ شریعت کے نہ آنے سے استدلال کیا جائے گا، اسی دلیل سے ہم مطلقاً نبیوں کے نہ آنے کو ثابت کریں گے۔

۵:... آیت مندرجہ بالا میں ہے: ''یقصون علیکم آیاتی'' جس سے معلوم ہوا کہ آنے والے شریعت بھی لائیں گے، جبکہ

قادیانی صاحب شریعت نبیوں کے آنے کا انکار کرتے ہیں۔

۶:... درمنثور، ج:۳، ص:۸۲ پر حدیث موجود ہے:

’’أخرج ابن جریر عن ابی یسار السلمی فقال ان اللّٰہ تبارک وتعالیٰ جعل آدم وذریتہ فی کفہ فقال یا بنی آدم اما یاتینکم رسل منکم یقصون علیکم ثم نظر الی الرسل فقال یایھاالرسل کلوا من الطیبات واعملوا صالحاً۔‘‘

ترجمہ:’’اللہ تبارک وتعالیٰ نے (عالم ارواح میں) آدم علیہ السلام اوراس کی اولاد (کی روحوں) کو اپنی ہتھیلی میں رکھا، اور فرمایا: اے آدم کی اولاد! اگر آئیں تمہارے پاس رسول تم میں سے اور سنائیں تم کو (میرے پیغامات) اور پھر اللہ تعالیٰ نے دیکھا انبیاء اور رسولوں کو... اوران سے فرمایا: اے میرے بھیجے ہوئے بندو! پاکیزہ چیزیں کھایا کرو، اور نیک اعمال کیا کرو۔‘‘

غرضیکہ یہ عالم ارواح کے واقعہ کی حکایت ہے۔

۷:... بالفرض والمحال اولادِ آدم میں نبوت کا سلسلہ جاری مان بھی لیا جائے تب بھی مرزا قادیانی نبی نہیں ہوسکتا، کیونکہ وہ اولاد آدم نہیں۔ چنانچہ مرزا کہتا ہے:

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

(براہین احمدیہ، ج:پنجم، خزائن:۲۱، ص:۱۲۷)

☆☆............☆☆............☆☆

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی عاملہ کے فیصلے

مرکزی مجلس منتظمہ (عاملہ) کا اجلاس حضرت امیر مرکزیہ مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی دامت برکاتہم کی صدارت میں ۲؍دسمبر ۲۰۲۱ء کو دفتر مرکزیہ ملتان میں منعقد ہوا۔ جس میں درج ذیل حضرات نے شرکت کی: مولانا صاحبزادہ عزیز احمد خانقاہ سراجیہ، حضرت مولانا عزیزالرحمٰن جالندھری مدظلہ، مولانا اللہ وسایا حفظہ اللہ، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا مفتی محمد راشد مدنی، مولانا عزیزالرحمٰن ثانی، مولانا حافظ محمد انس، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی۔

اجلاس میں مرحومین بالخصوص مولانا نورالاسلام بنگلہ دیش، مولانا صاحبزادہ رشید احمد، چوہدری ریاست علی پکالاڑاں اور دیگر مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔

ماہنامہ لولاک کا کاغذ پورے سال کے لئے یکمشت لے لیا جاتا ہے۔ اس کے خریدنے کی اجازت دی گئی۔ مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے منتظمہ کو بتلایا کہ ڈیرہ غازی خان، پنوعاقل کے دفتر کی تعمیر مکمل ہوچکی ہے، معمولی کام باقی ہے۔ ساہیوال دفتر کا لینٹر عنقریب کھلنے والا ہے۔ اس پر مسرت کا اظہار کیا گیا۔ ساہیوال دفتر کے اوپر کمرہ کی تعمیر کی اجازت دی گئی۔

منڈی بہاؤالدین دفتر کے لئے زمین خریدی جاچکی ہے۔ نقشہ بھی بن چکا ہے۔ منڈی دفتر کے لئے جو احباب نقد امداد فرمائیں انہیں مرکزی رسید بک سے رسید جاری کی جائے اور جو احباب میٹریل کے ذریعہ تعاون فرمائیں انہیں مقامی رسید بک سے رسید جاری کی جائے۔ گوجرانوالہ قدیم دفتر کی فروختگی کی رپورٹ منتظمہ کو پیش کی گئی۔

چناب نگر مدرسہ کی قدیمی عمارت کے مشرقی جانب لیٹرینوں پر مزید ایک سو واش روم بنانے کی اجازت دی گئی۔ چناب نگر کورس کے شرکاء کے لئے میرٹ دینی اداروں کے طلبہ کے لئے سادسہ، سابعہ، دورۂ حدیث شریف اور تخصص اور عصری تعلیمی اداروں سے بی اے مقرر کیا گیا۔

بعض مقامی جماعتوں کے معاملات بھی سامنے آئے ان کے لئے فیصلے کئے گئے، جو مقامی جماعتوں کو بتلادیئے جائیں گے۔

مرکزی انتخاب اور ممبرسازی کو تین سال مکمل ہوچکے ہیں، جنوری سے ممبرسازی کی اجازت دی گئی۔ فیس رکنیت دس روپے تاحیات فیس رکنیت پانچ سو روپے۔ تاحیات فیس رکنیت کی رسید مرکزی بک سے دی جائے۔ اجلاس حضرت الامیر دامت برکاتہم کی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

REGD.SS.160

مطبوعات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف	صفحات	رعائتی قیمت
1	قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ	پروفیسر محمد الیاس برنیؒ	1129	350
2	رئیس قادیان	ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	672	200
3	ائمہ تلبیس	ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	752	200
4	تحفہ قادیانیت (چھ جلدیں)	حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ	3240	1000
5	فتاوی ختم نبوت (تین جلدیں)	مولانا سعید احمد جلالپوری شہیدؒ	1644	1000
6	محاسبہ قادیانیت جلد نمبر 1	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	480	200
7	محاسبہ قادیانیت جلد نمبر 2	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	528	200
8	محاسبہ قادیانیت جلد نمبر 3	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	572	200
9	محاسبہ قادیانیت جلد نمبر 4	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	544	200
10	محاسبہ قادیانیت جلد نمبر 5	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	528	200
11	محاسبہ قادیانیت جلد نمبر 6	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	552	200
12	محاسبہ قادیانیت جلد نمبر 7	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	440	200
13	محاسبہ قادیانیت جلد نمبر 8	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل		200
14	قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کی مصدقہ رپورٹ (5 جلدیں)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	2952	800
15	قادیانی شبہات کے جوابات (کامل)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	688	300
16	چمنستان ختم نبوت کے گلہائے رنگا رنگ (تین جلدیں)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	1672	500
17	آئینہ قادیانیت	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	216	100
18	ایک ہفتہ شیخ الہندؒ کے دیس میں	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	192	100
19	تذکرہ حکیم العصرؒ (مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	376	100
20	لولاک کا خواجہ خواجگانؒ نمبر	عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان	1008	300
21	قادیانیوں سے فیصلہ کن مناظرے	جناب محمد متین خالد صاحب	296	100
22	مشاہیر کے خطبات ختم نبوت	جناب صلاح الدین بی، اے ٹیکسلا	312	100
23	قادیانی تفاسیر کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ	ڈاکٹر محمد عمران	352	200

نوٹ:...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تبلیغی ادارہ ہے۔ تبلیغ کے نقطۂ نظر سے تقریباً لاگت پر کتب مہیا کی جاتی ہیں۔

ملنے کا پتہ: مرکزی دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، حضوری باغ روڈ ملتان فون: 061-4583486